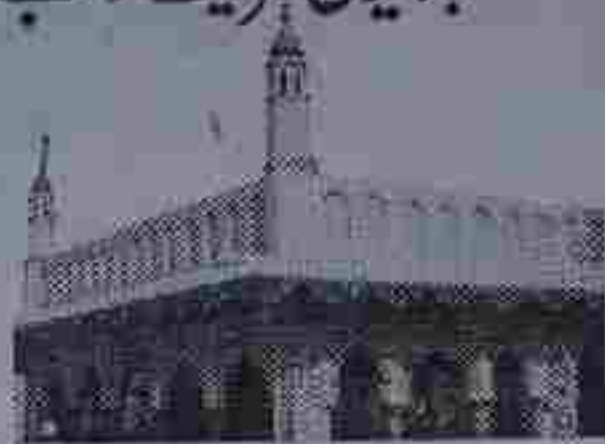


بارگاہ شیخ شاہی حضرت سلطان العارفین صاحب رحمۃ اللہ علیہ (بڑے سرکار)
بدایوں شریف کا بے ادب و گستاخ کون؟ سالم میاں



سالم میاں اینڈ سنس کم

کڑ تھڑانے قدم

فرقہ اہل حدیث اور فتنہ دعوت اسلامی سے قربت کیوں؟

اذان ثانی کے مسئلہ شرع کو "سڑا ہوا ناقابل تقلید"
لکھنے پر سالم میاں پر ۵۳ مفتیان کرام کا فتویٰ کفر۔ اذان ثانی جب روحانی
مرکز مارہرہ مطہرہ میں بیرون مسجد ہوتی ہے تو سالم میاں اندرون مسجد پر مہر کیوں؟

+

فتنہ دعوت اسلامی
پسپائی کی جانب

اعتراف عطار
دعوت اسلامی
میں انتشار

Rs.20/-

جستجوئی
2011

بغور آپ سنیں وقت کی آواز ہوں میں

انجمن تحفظ ایمان

زمانہ گزشتہ برا آواز نہیں ہے، نہ ہو

۳	پیش لفظ	۱
۶	حضرت سلطان العارفین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بدایوں شریف میں سالم میاں بے ادب	۲
۸	آہ! مولانا اسید الحق نے محترم پیر جی صاحبان کو سرعام مطعون کیا	۳
۹	امر بالمعروف نہی عن المنکر سے پہلو تہی	۴
۱۰	جمعیۃ المبارک کی آذان ثانی کے مسئلہ کا قضیہ	۵
۱۰	سالم میاں پر ۵۳ مفتیان کرام کا فتویٰ کفر	۶
۱۲	جشن صد سالہ یا جشن تماشہ	۷
۱۳	فوٹو ویڈیو گرافی اختیار کرنا	۸
۱۳	ولی عہد مولانا اسید الحق کے کالے کارنامے (صلح کلیت کا ننگا ناچ)	۹
۱۵	فرقہ باطلہ سے مراسم کا شرعی حکم	۱۰
۱۵	مولانا اسید الحق الیاس عطار ابلیس کے دلدار کی گود میں	۱۱
۱۸	امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی صریح توبین	۱۲
۱۸	اپنے نئے آقائے نعمت کے حضور سے اسید الحق کی اٹنے قدم واپسی	۱۳
۱۹	عطار مکار کا اعتراف انتشار	۱۴
۲۱	الیاس عطار کا اعلان نبوت کی جانب ایک اور قدم	۱۵
۲۲	اسلاف کی تصانیف میں فاسد عقائد کی شمولیت	۱۶
۲۲	آہ! ذکارانِ فتنہ جہالت کا نام علم اور حرام و کفر کا نام سنت رکھ دیا (معاذ اللہ)	۱۷
۲۲	کیا حضرت خواجہ غریب نواز کالایا ہوا اسلام ایسا ہی اسلام تھا	۱۸
۲۳	شیطان کے پیروکار..... کا گرم ہے بازار (علماء اہم سنت ایک جاہل کے نرغہ میں)	۱۹
۲۳	دعوتِ اسلامی یا دعوتِ احتلامی	۲۰
۲۳	تاجدارِ اہل سنت یا تاجدارِ صلح کلیت	۲۱
۲۵	سالم میاں صاحب سے مؤدبانہ گزارش	۲۲
۲۵	عوامِ اہل سنت سے التماس اور شرائط بیعت	۲۳
۲۶	دعائے خیر	۲۴
۲۶	سالم میاں کے خلاف فتویٰ کفر کی اصل	۲۵
۳۱	ایک عطاری کا عبرتناک خواب	۲۶

پیش لفظ

انجمن گزے مردے اکھاڑنے میں یقین نہیں رکھتی لیکن یہ بات بھی اسکے لئے قابل برداشت نہیں کہ کوئی عظیم کبھی جانے والی شخصیت قادری، رضوی یا نوری کا لیبل لگا کر قادریت اور رضویت یعنی مسلک اہل سنت و جماعت کی عظمت و وقار کو پامال کرے اور اسلام کے قوانین مسخ کرنے والی سرگرمیوں میں ملوث رہے اور اپنی شعبہ ہائے یوں سے نبی کریم ﷺ کے بے علم و بے شعور امتیوں کا استحصال کرے اور انکے جذبہ عقیدت کا ناجائز فائدہ اٹھائے۔

اس کتابچہ میں بدایوں شریف کی قدیم علمی درسگاہ "مدرسہ عالیہ قادریہ" کے وارثان کے لڑکھڑاتے قدموں اور فتنہ دعوت اسلامی سے عوام اہل سنت کے ایمان و عقائد کو جو نقصان پہنچ رہا ہے اس پر روشنی ڈالی گئی ہے جس سے لوگ اپنے ذہن اور قدموں کی سمت درست کر لیں۔ الحمد للہ انجمن اللہ تعالیٰ کیلئے دوستی اور اللہ تعالیٰ کیلئے دشمنی پر یقین رکھتی ہے اور بدایوں شریف کے آفتاب و ماہ تاب حضرت سلطان العارفین صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ ولایت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی غائبانہ سرپرستی و رہنمائی میں اپنے "جہاد اکبر" پر گامزن ہے اور متواتر کامیابیوں سے ہمکنار ہو رہی ہے۔ اسکے اغراض و مقاصد "ابلیس کا رقص" میں پڑھے جاسکتے ہیں جن میں اسلام اور مسلمانوں پر ہونے والے اندرونی و بیرونی حملوں سے انکو خبردار کرنا سرفہرست ہے ان مقاصد کا حصول حق پرستی و حق رسی اور حق پرستی کے بغیر ممکن نہیں۔ اور ثبوت و دلائل کے بغیر کوئی بات شائع نہیں کی جاتی۔ "ابلیس کا رقص" کی مقبولیت مذکورہ دعووں کی بین دلیل ہے کہ ایک سال کے قلیل عرصہ میں چار ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ عطار مکار جیسا شاعر بھی اسکا رد کرنے سے عاجز ہے البتہ اسکے ایک عطاری نے "دعوت اسلامی کے پروپیگنڈے کا جائزہ" نامی کتاب کو "ابلیس کا رقص" کا جو رد مشہور کیا ہے صاحب علم اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ یہ اسکا رد ہرگز نہیں۔ عطار نے "کھیا فی ملی کھبانو چے" کے مصداق ہمارے علمائے کرام کے فتاویٰ و احکام کا غصہ انجینیر صاحب پر اتارا ہے اور ان پر ۱۵ فتاویٰ کفر صرف اس جرم میں لگوائے گئے ہیں کہ انہوں نے ان کے فتاویٰ و احکام کو عوام تک کیوں پہنچایا گوکہ انجینیر صاحب لگائے گئے تمام فتاویٰ کفر بے بنیاد اور غلط ہیں اور حکم کفر لگانے والے عطاری مفتیوں پر پلٹ گئے ہیں۔ بھلا باطل بھی کبھی حق کا رد کر سکا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ عطار اور "ابلیس کا رقص" کے نام نہاد رد کا مصنف مفتیان اہل سنت کے تقریباً ۴۰ فتاویٰ و احکام پر خاموش ہیں اور انجمن پر نفس پرستی کا الزام بھی نہیں لگا سکے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ عطار اگر علمائے کرام کے فتاویٰ و احکام سے متفق نہیں تھا تو ان مفتیان کرام سے سیدھے استفسار و احتجاج کرتا، اسکی خاموشی سے واضح ہے کہ وہ یہ اچھی طرح سمجھتا ہے کہ اسکے اور دعوت اسلامی کے خلاف تمام فتاویٰ و احکام درست ہیں اور وہ ان سے متفق بھی ہے۔ ایسی صورت میں مسلک اعلیٰ حضرت کا پرچار کرنے والے دعویدار کو ان پر عمل کرنے سے گریز کیوں ہے؟ بات طویل ہوئی جاتی ہے اسلئے اب اصل مقصد کی جانب آتے ہیں۔

انجمن کی کسی سے ذاتی پر خاش نہیں: انجمن بے سبب کسی شخص کو مطعون کرنے کی پالیسی نہیں رکھتی اسلئے پہلے قدم

کے طور پر ذاتی خطوط لکھ کر اسفار کرتی ہے۔ مثبت رد عمل ظاہر نہ ہونے کی صورت میں اس کے مفاسد کو منظر عام پر لایا جاتا ہے، لیکن سالم میاں کے معاملہ میں یہ محسوس کیا گیا کہ انہوں نے جب ۵۳، مفتیان کرام کے حکم کو ماننے اور اس پر عمل کرنے سے گریز کیا تو انجمن کی درخواست پر کیونکر توجہ دے سکتے ہیں اسلئے ان کی خلاف مسلک سرگرمیوں کو سیدھے منظر عام پر لانے کا فیصلہ کرنا پڑا۔ ذاتی پرغاش انجمن کا شیوہ نہیں۔

سالم میاں نے حصول علم کی خاندانی روایت تو ذکر صرف وراثتی پیر بننا پسند کیا۔ حضور غوث پاک سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام مبارک رٹنے والوں کو انکے تانا بان نہی کریم ﷺ کا یہ حکم تو ضرور معلوم ہوگا کہ "طلب العلم فريضة على كل مسلم و مسلمة" (ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر علم دین سیکھنا فرض ہے) تو پھر حصول علم سے انحراف کیوں؟ انکی کم علمی ہی انکو ارتکاب کفر تک لے گئی جسکی تفصیل آگے آتی ہے۔ سالم میاں کے مزاج پر خانقاہی مزاج غالب ہونا عام بات ہے جو اپنے اقوال و افعال کی نفی برداشت نہیں کرتا، نفی کرنے والے خواہ علمائے کرام ہی کیوں نہ ہوں؟ اس لئے انجمن کی یہ تنقید انکو یقیناً برہم کر دیگی اور انکا غصہ کہاں اترے گا خدا جانے؟ لیکن اگر وہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کرتہ کا واقعہ یاد کر لیتے تو یہ حقیقت قبول کرنے میں دیر نہیں لگے گی کہ کوئی بھی شخصیت خواہ وہ کتنی بھی عظیم کیوں نہ ہو شرع مطہرہ سے بالاتر نہیں ہے اور ایک معمولی شخص بھی سر بزم اسکا محاسبہ کر سکتا ہے اور پھر انکا قلم انجمن کو دغا دے بغیر نہ رہ سکے گا۔

نقاد کو دوست سمجھنا چاہئے دشمن نہیں: تنقید اگر برائے تنقید نہ ہو جو کہ انجمن کا شیوہ نہیں، تو نقاد کو دشمن نہیں اپنا دوست سمجھنا چاہئے کیوں کہ اسکی تنقید اصلاح کے پہلو لئے ہوتی ہے۔ چاپلوس اور ہاں میں ہاں ملانے والے لوگ کبھی کسی کے دوست نہیں ہو سکتے لیکن خوشامد پسند انسانوں کی کمزوری یہ ہے کہ وہ چاپلوسوں کو ہی پسند کرتے ہیں اور برباد ہو جاتے ہیں انکو اپنی بربادی کا احساس برباد ہو جانے کے بعد ہوتا ہے لیکن یہاں حضرت سالم میاں صاحب برباد ہو جانے کے بعد بھی بیدار نہیں ہوئے اور انکے قدم صلح کلیت اور حرام و کفر کی جانب بڑھتے چلے گئے اور متواتر بڑھ رہے ہیں ساتھ ہی وہ اپنے مریدین و معتقدین کو بھی انہی تباہ کن ایمان شکن راستوں پر لئے جا رہے ہیں۔

آہ مولانا اسید الحق:- سالم میاں کے صاحبزادے مولانا اسید الحق کو اللہ تعالیٰ نے علم دین کی نعمت سے نوازا ہے لیکن انہوں نے اسکی قدر نہ کی۔ اس علم کا استعمال اپنے مسلک و اپنے آبا و اجداد کے موقف کے فروغ کیلئے کرنا چاہئے تھا لیکن دولت و شہرت و صحبت کی طلب نے انہیں صلح کل گروپ کی قدم بوسی پر مجبور کر دیا اور غیر عالم والد محترم احساس کمتری کا ایسا شکار ہوئے کہ بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر یہ بھی نہ کہہ سکے کہ فرزند! کہاں جا رہے ہو؟ ایک بار جو دلدل میں پھنس جاتا ہے وہ دھنستا ہی چلا جاتا ہے اور ان حضرات کا یہی حال ہے۔ عرس قادریہ اور جلسوں وغیرہ میں جو تہذیبیاں انہوں نے کیں اور فرقہ اہل حدیث سے قربت کے جو نظارے دیکھنے کو مل

رہے ہیں اور خوشتر نورانی اور انکے ذریعہ عطار مکار امیر دعوت اسلامی کی چوکھٹ پر انکی سجدہ ریزی نے مستقبل کے انکے ارادے واضح کر دئے ہیں کہ وہ مدرسہ و درگاہ عالیہ قادریہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔

وہ قصے اور ہوں گے جن کو سن کر نیند آتی ☆ ٹرپ جاؤ گے کانپ اٹھو گے سن کر داستان میری

آہ! ایک آل رسول شہزادی ایک صلح کل کے چال میں :- ادب و احترام کا تقاضہ یہ ہے کہ غوام الناس اپنے پیارے نبی ﷺ کی شہزادیوں کو اپنے نکاح میں نہ لیں گو کہ علماء کرام انکو اپنے حق میں درست سمجھتے ہیں لیکن ادب و احترام کا تقاضہ یہ ہے کہ شرعی اجازت کا فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ مثال کے طور پر سوکھا جوتا یا چپل پکڑنے سے ہاتھ ناپاک نہیں ہوتا اور مزارات کو چھوا جاسکتا ہے اور کسی بزرگ سے مصافحہ کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں لیکن تقاضہ ادب یہ ہے کہ ہاتھ دھو لینا چاہئے۔ ایک معروف ولی مکرم کے اس جانب اشارہ کرنے میں یہ نصیحت نمایاں ہے۔ اسی طرح عالم دین ہی سہی انہیں آل رسول شہزادیوں کو اپنے نکاح میں لانے سے پرہیز کرنا چاہئے اور جو خود کو عاشقانِ غوث پاک کہتے ہوں ان پر تو یہ احتیاط تو بدرجہ اتم لازم آتی لیکن فسادِ الحق جو صلح کلیت کی جیتی جاگتی تصویر ہیں وہ اس حرکت سے پرہیز کیوں کرتے؟

سالم میاں کے چہرے سے تاجدارِ اہل سنت کا نمائشی نقاب اتارنا اور انکے صاحبزادے اسید الحق کے صلح کل کردار اور فرقہ اہل حدیث کی معاونت کا پردہ فاش کرنا اس وقت ناگزیر ہو گیا جب یہ بد نصیب لوگ نہ جانے کس زعم میں حضرت سلطان العارفین صاحب (بڑے سرکار) رحمۃ اللہ علیہ بدایوں شریف کے مزار پاک پر شدید قسم کی بے حرمتی کا ارتکاب کرتے پائے گئے۔ پانی سر سے اونچا ہوتا دیکھ کر غوام کو بیدار کرنے کیلئے انجمن کے زخمی جذبات کو انکے کالے کارناموں کی نقاب کشائی کا قصد کرنا پڑا۔ انجمن امید کرتی ہے کہ حق پسند مسلمان صبر و تحمل کے ساتھ اس کتابچہ کے مشمولات کا جائزہ لیکر اپنے ذہن اور قدموں کی سمت درست کر لیں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ حبیب اکرم ﷺ کے صدقہ میں مسلمانوں کو حق سننے اور حق سمجھنے اور حق قبول کر کے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

ہر رہ گزر پہ شمع جلانا ہمارا کام ☆ تیور ہیں کیا ہوا کے یہ ہم دیکھتے نہیں

جانے کیوں اس راہ گزر میں آج ہے ہر پاموش کیوں؟
گھوم رہے ہیں آزادانہ قاتل لے کے خنجر کیوں؟
آنکھوں میں اشکوں کا رواں ہے ہر دم اک سمندر کیوں؟

کون بتائے بھیس میں آخر رہبر کے ہے رہزن کیوں؟
کون بتائے کس نے رچائی ہے یہ سازش گلشن میں
ہمدردی سے پوچھ رہے ہیں اہل زمانہ یہ مجھ سے

انجمن تحفظ ایمان

شیخ شاہی حضرت سلطان العارفين صاحب رحمۃ اللہ علیہ (بڑے سرکار) میں سالم میاں اینڈ کمپنی کی شدید بے ادبی و بے حرمتی

باادب بالنعیب ☆ بے ادب بے نعیب

یہ بات عام لوگ بھی جانتے سمجھتے ہیں کہ اسلام میں ادب و احترام کو کیا مقام حاصل ہے؟ ”ادب“ دونوں جہان میں سرخرو کی کا باعث ہے تو بے ادبی بعض صورتوں میں حرام ہے اور کوئی عمل قابل قبول نہیں۔ مخصوص حالات میں بے ادبی سلب ایمان تک لے جاتی ہے اور اس کا مرتکب خارج از اسلام ہو جاتا ہے۔ فرقہ باطلہ بے ادبیوں اور گستاخیوں کے سبب محروم از ایمان ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ صاحبان شعور صالحین کی بارگاہوں میں نہایت ادب و احترام اور خشوع و خضوع کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں۔ یعنی با وضوء، دست بستہ، پیشانی خم، نگاہیں زمین پر اور گناہوں پر شرم سار۔۔۔ انکا انداز حاضری منفرد ہوتا ہے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اندرونی طور پر کھوکھلے اور شرعی قوانین سے بے نیاز گناہ کبیرہ میں خود بھی ملوث اور اپنے مریدین معتقدین کو بھی انکی ترغیب دیتے ہیں، خوف خدا محسوس نہیں کرتے۔ ایسے ہی لوگوں میں بدایوں شریف کی معروف شخصیت تاج دار اہل سنت کہے جانے والے حضرت سالم میاں صاحب کا شمار ہوتا ہے جو نہ جانے کس زعم میں اپنی شان کا برملا اظہار کرتے ہوئے حضرت سلطان العارفين صاحب (بڑے سرکار حضور رحمۃ اللہ علیہ کے دربار مقدسہ میں دن دناتے ہوئے پہنچے۔ لیکن اس مکروہ حاضری کا نظارہ آپ بھی کیجئے اور حضرت کی شعبہ بازی پر ماتم زدہ ہو جائئے:-

۱۰ دسمبر ۲۰۱۰ء جمعۃ المبارک کا دن ہے، دوپہر کے ۳ بج رہے ہیں، بڑے سرکار حضور کی بارہ دری میں حاضرین یا د خدا اور اپنی گزارشات پیش کرنے میں مشغول ہیں اور کچھ مستورات قرآن خوانی کر رہی ہیں کہ اچانک بارہ دری کے باہر ایک شور مچتا ہے۔۔۔۔۔ اٹھو، باہر جاؤ، اٹھو باہر جاؤ۔ پھر اس شور میں مخصوص اضافہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔ عورتیں باہر جائیں، عورتیں باہر جائیں۔ لوگ حیران پریشان کہ دربار شاہی میں کڑکدار آوازوں میں یہ اعلان کیسا ہے، کیا کوئی مصیبت آرہی ہے؟ جب کڑکدار اعلان سنا تو مرد بھی بھاگے اور عورتیں بھی دوڑیں کچھ قرآن پاک چھوڑ کر اور کچھ قرآن پاک اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر دوڑیں اور ایک ہنگامہ سا مچ گیا۔ آنا فانا میں بارہ دری خالی ہو گئی پیرزادگان بھی حیرانی کے عالم میں کھڑے ہو گئے۔ لوگ کیا دیکھتے ہیں کہ تاج دار اہل سنت کہے جانے والے سالم میاں اپنے صاحبزادگان اور مریدین وغیرہ کے ہمراہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ پدھار رہے ہیں۔ حضرت کو اپنے گروہ کے ساتھ ایسے حیران کن انداز میں حاضر ہوتے دیکھ لوگوں کی نگاہیں سوالیاں نشان بن گئیں کہ حضرت ”سرکار“ کے دربار میں سلام و ادب بجائے بغیر پا انداز کیوں گزرے اور اسی بے ادبی کے ساتھ حضور والدین ماجدین کے مزار پاک کے سامنے سے گزرتے ہوئے سرہانے جا کھڑے ہوئے۔ بعد از فاتحہ نہایت ہی بے ادبی کے ساتھ واپس چلے گئے۔ حاضرین کی نگاہیں پوچھ رہی تھیں کہ حضرت یہ کیا بزرگان دین کے آستانے تو اپنی شان و شوکت قربان کرنے کے مقام میں نہ کہ اپنی وجاہت کا اظہار کر کے بے ادبی کے مرتکب ہوتے

کی جگہیں۔ دانستہ بے ادبی تو عتاب الہی کو آواز دینے کے مترادف ہے؟ ادب و احترام سلکھانے والی قدیم قادری درگاہ کے وارث سالم میاں بڑے سرکار حضور کی بارگاہ میں ایسی شدید بے ادبی کے مرتکب کیوں ہوئے۔ آخر یہ تبدیلی کیوں اور کب سے آئی، پہلے تو بے ادب نہ تھے، کون حالات آپکے ذہن کا زاویہ تبدیل کرنے کا موجب بنے؟ یہ تبدیلی تو بالیقیناً زہر قاتل ہے اور تباہی کا پیش خیمہ تصور کی جائیگی۔

ایک وہ وقت بھی تھا کہ جب حضرت شاہ ولایت صاحب (حضور چھوٹے سرکار) رحمۃ اللہ علیہ کے مین گیٹ کی تعمیر کے وقت جب سالم میاں سے اسکا سنگ بنیاد رکھنے کی درخواست کی گئی تو انہوں نے ایک قسم کے خوف کے ساتھ یہ فرمایا "یہ میری جزاات نہیں کہ سرکار کے گیٹ کا سنگ بنیاد رکھوں سرکار ہی کے کسی پیر جی صاحب کو اس کام کیلئے زحمت دیجئے"۔ لیکن آج کیا ہوا کہ سنگ بنیاد رکھنے کی جزاات نہ کرنے والا وہی شخص بڑے سرکار حضور کی بارگاہ میں اپنی پچیس پچسی شان کے اظہار کے لئے بے ادبی کے ساتھ دندنا ہوا پکڑتا ہے۔ "کون" بڑے سرکار۔۔۔۔۔ وہ بڑے سرکار حضور جو سلطان العارفین بھی ہیں اور آل رسول بھی۔ آل رسول سے محبت و تعظیم اور انکے قدم شریف میں اپنا سب کچھ قربان کر دینے میں خاتمہ بالا ایمان کی ضمانت ہے، حضرت اپنے روحانی مرکز مارہراہ مقدسہ کے اہل بیت کا غلام ہونے کا دعویٰ کرنے والے اس حقیقت سے یقیناً واقف ہو گئے۔ جنید بغدادی ایک عالمی شہرت یافتہ پہلوان تھے جب انہوں نے اپنی عزت و شہرت کا تاج ایک آل رسول کے قدموں میں قربان کر دیا تو وہ جنید بغدادی سے حضرت جنید بغدادی بنے اور ولی کامل کا مرتبہ پایا۔

عزت و دولت اور شہرت کا طلب گار کون نہیں ہوتا؟ لیکن اسکے حصول کیلئے غلط اور ناجائز طریقے اختیار کرنے میں ہلاکت ہے۔ اگر کوئی ان نعمتوں کا اہل ہوتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے اس بندہ کو خود ہی بلند یوں پر فائز فرما دیتا ہے۔ کھوکھلے عطار مکار کی طرح شعبہ بازیوں کی ضرورت نہیں ہوتی کہ شعبہ بازیوں کا جادو ایک نہ ایک دن اپنا اثر کھودیتا ہے۔ اگر کسی برتن میں چھید ہو تو اس برتن سے آواز تو پیدا کی جاسکتی ہے لیکن اس میں پانی نہیں بھرا جاسکتا۔

سالم میاں کی بد نصیبی بڑے سرکار حضور کی بے ادبی تک لے گئی ہے۔۔۔۔۔ خدا خیر کرے! کچھ برا انجام سامنے آئے اس سے قبل وہ بے دار ہو جائیں تو یہ انکے اور انکے مریدین اور انکی اولاد کے حق میں بہتر ہوگا۔ مذکورہ مکروہ حادثہ کچھ اس قدر چانک ہوا کہ کسی کو ان سے یہ دریافت کرنے کا موقع نہ مل سکا کہ حضور! کیا ریلوے اسٹیشن، ہوائی اڈا، ہوائی جہاز اور بازاروں سے بھی تمام مرد و عورتوں کو ہٹا دیا جاتا ہے اور کیا حضور کیلئے ریل گاڑیاں اور ہوائی جہاز کھیٹا رزرو کرایا جاتا ہے جب حضور کسی صفر کا قصد فرماتے ہیں؟ اگر حضور کو پردھان منتری، مکھ منتری وغیرہ طلب کریں تو کیا اسی شان سے وہاں حاضر ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ حضور وہاں ایسی جرأت نہ کر سکیں گے تو جب ان مقامات پر حضور "زیر و" (صفر) ہو جاتے ہیں تو اللہ والوں کے دربار مقدسہ میں ہیرو بننے کی جرأت کیوں کر کر پاتے ہیں؟ آسانہ عالیہ سہروردیہ پر شور مچانا، جہاں اونچی آواز بھی سنگین بے ادبی تصور کی جاتی ہے اور جبراً حاضرین کو وہاں سے ہٹا کر انگوافیت دینا، جہاں کسی کو اس بات کی بھی اجازت نہیں کہ کسی دوسرے حاجتی سے یہ کہہ سکے کہ "یہاں سے ہٹ جاؤ" اور پھر دندنا تے ہوئے سرکار حضور

کے سامنے سے سلام و ادب پیش کئے بغیر گزر جانا جیسی سنگین بے ادبی کا ارتکاب کیوں کیا گیا؟ اسکے علاوہ مستورات کو قرآن پاک کی تلاوت سے روکنے کا گناہ اور قرآن پاک لے کر بھاگنے کیلئے انکو مجبور کرنے میں کیا قرآن کریم کی بے حرمتی نہ ہوئی؟ انکو یا کسی اور کو کیا حق پہنچتا ہے کہ سرکار کے حاجتوں کو اذیت پہنچائیں؟ شاہان عالم بھی جہاں ہر زاہر اندام حاضر ہوتے ہیں وہاں سالم میاں اپنی شان دکھانے کی جرات کیوں کر سکے جبکہ اپنے روحانی مرکز مارہرہ مقدسہ کے سجادہ نشین حضرت امین ملت مدظلہ العالی جب حضرت سلطان العارفین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دربار مقدسہ میں حاضر ہونے پہنچے تو لوگوں نے سالم میاں کی طرح نعرے لگانا چاہا ہے اس پر حضرت امین ملت مدظلہ العالی نے انکو فوراً روکتے ہوئے فرمایا "میں یہاں سجادہ بن کر نہیں خادم بن کر آیا ہوں"۔ کاش سالم میاں حضرت امین ملت مدظلہ العالی سے سبق حاصل کر لیتے اور دربار شاہی کی حاضری کے آداب سیکھ لیتے۔ حضرت سالم میاں میں رونما ہونے والی مذکورہ تبدیلیاں کسی معرے سے کم نہیں جسکا حل کرنا ضروری ہے تاکہ انکے مریدین و معتقدین اپنے محترم میں رونما ہونے والی تباہ کن تبدیلیوں کا اثر خود پر نہ پڑنے دیں۔ اگر خلوت کے ماحول میں حضور کا حاضر ہونا مقصد تھا تو ہمراہ گروہ کیوں اور وقت بھی غیر موزوں کیوں؟ ایسی حاضریاں تو شب کے دوسرے یا تیسرے پہر کے سنائے میں ہوا کرتی ہیں۔

انجمن کسی کے پھٹے میں پیر ڈالنے میں یقین نہیں رکھتی لیکن ایمان کو درپیش خطرات سے مسلمانوں کو آگاہ کرنا انجمن کے اغراض و مقاصد میں سرفہرست ہے اس لئے جب سالم میاں کو بڑے سرکار حضور کی بارگاہ عالیہ میں بے ادب پایا تو انکی وہنی تبدیلی اور انکے بکھتے ہوئے قدموں کے اسباب تلاش کرنا اور ان سے عوام کو آگاہ کرنا ضروری سمجھا گیا۔ کیوں کہ انکے مریدین اور معتقدین کی آخرت حضرت سے جڑی ہوئی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ حضرت کے مریدین بھی اپنے پیر سے ترغیب پا کر مشائخ عظام کی جناب میں بے ادبی و گستاخیوں کے مرتکب ہوں اور ہلاک ہو جائیں اسلئے انجمن نے وارثان آستانہ عالیہ قادر یہ بدایوں شریف کے لڑکھڑاتے قدموں کے اسباب کا جو تجزیہ کیا ہے وہ عوام کی رہنمائی کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔

آہ! فساد الحق نے محترم پیر جی صاحبان کو سرعام مطعون کیا

سالم میاں کے منحوس قدم جس وقت حضرت سلطان العارفین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں بے ادبی کے مرتکب ہو رہے تھے اس وقت فساد الحق بھی انکے ہمراہ تھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ پہلے بھی سرکاران بدایوں شریف میں اسی قسم کی بے حرمتی کر چکے ہیں۔ اپنے پیر خرابات عطار مکار کے سامنے کمترین اور سرکار حضور کے سامنے اظہار بہترین ظاہر کیا۔ اسی فساد الحق نے دو سال قبل سبزی منڈی بدایوں شریف کے گیٹ پر اپنے ایک جلسہ میں حضرت سرکاران بدایوں شریف کے پیر جی صاحبان کو سرعام مطعون کیا تھا۔ انکو بے نمازی اور فاسق اور ناجانے کیا کیا کہہ ڈالا تھا۔ ایسے الزام تو انہوں نے اپنے والد کے مریدین و معتقدین پر بھی کبھی نہیں لگائے تھے۔ اگر انکا مشا پیر جی صاحبان کی اصلاح تھا تو وہاں میننگ بلا کر انکی غلطیوں پر متوجہ کیا جاتا۔ سر بزم مسلمانوں کو مطعون کرنا کون سا اسلام اور اصلاح کا کون سا شرعی طریقہ ہے۔ اس میں تو مسلمانوں کو پیر جی صاحبان اور مزارات کی حاضری سے متنفر کرنے کی سازش معلوم ہوتی ہے، وہی سازش جو فرقہ باطلہ کی بنیاد ہے کیا ایسی حرکات فرقہ باطلہ کی ہم نوائی و معاونت کی دلیل نہیں؟ رہا نکڑ سجاو میں

دیوبندیوں کو برا بھلا کہنے کا معاملہ تو یہ سب اسلئے ہے کہ انکی فرقہ اہل حدیث سے قربت پر کوئی انگلی نہ اٹھا سکے اور عوام کو انکے فرقہ باطلہ کے خلاف ہونے کا تاثر ملتا رہے ورنہ اہل حدیث کی معاونت اور انکا صلح کل کردار مذکورہ واقعات و دلائل سے ثابت ہو چکا ہے۔ انکی اس تقریر کی کیسٹ حاصل کی گئی لیکن معلوم ہوا کہ عوامی اعتراض کے سبب تقریر کا مذکورہ حصہ کیسٹ سے ہدف کر دیا گیا ہے۔

امر بالمعروف نہی عن المنکر سے پہلو تہی کیوں؟

رہبران دین و ملت بالخصوص علماء و پیران عظام کو نہایت محتاط رہنا پڑتا ہے کیوں کہ انکے مریدین و معتقدین انکی ہر جنبش کو مشعل راہ تصور کرتے ہیں اور وہ خبر رکھتے ہیں کہ حضرات کے معمولات کیا ہیں، وہ کیا کرتے ہیں اور کیا نہیں کرتے؟ یہی سبب ہے کہ "امر بالمعروف نہی عن المنکر" (اچھی باتوں کا حکم دینا بری باتوں سے منع کرنا) علماء و مشائخ عظام کا اہم فریضہ قرار دیا گیا ہے اور یہ فریضہ ادا نہ کرنے کی صورت میں سخت وعیدیں سنائی گئی ہیں۔ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے:-

"تم قنعا بھلائی کا حکم کرو اور بری باتوں کی ممانعت کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے نیکوں پر تمہارے بروں کو مسلط کر دیگا پھر نیک لوگ دعا کریں گے مگر انکی دعا قبول نہ ہوگی اور تم استغفار کرو گے مگر تمہیں معاف نہیں کیا جائیگا"۔

دور حاضر کے ذمہ داران قوم ملت میں یہ عمل مفقود ہے اور وہ اپنے مریدین و معتقدین کی ناراضگی مول لے کر انکی تعداد کم ہو جانے کے خوف سے اس اہم فریضہ سے منھ موڑے رہتے ہیں، اب انکی محفلوں میں "حلقہ" نظر نہیں آتے۔ وہ بیعت کرتے وقت جن باتوں کا اقرار کراتے ہیں مریدین ان قراروں پر عمل کرتے ہیں یا نہیں انہیں اس میں کوئی دلچسپی نہیں رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ مرید ہونے کے بعد بھی فسق و فجور میں مبتلا رہتے ہیں۔ دور حاضر میں ٹی۔وی ایمان و اخلاق اور کردار کا سب سے بڑا دشمن ہے اگر پیران عظام چاہیں تو اپنے مریدین کے مکانات سے اس شیطانی لعنت کو بے دخل کرا سکتے ہیں لیکن جب پیران عظام خود ٹی۔وی کے حسین نظاروں کا لطف اٹھاتے ہوں تو مریدوں سے کیوں کر ٹی۔وی کے بے دخل کرنے کی بات کہہ سکتے ہیں۔ بے چارے بے علم و بے شعور مریدوں کو کیا معلوم کہ ٹی۔وی دیکھنے والے پیروں سے بیعت ہونے کی شرعاً ممانعت ہے۔ نیم حکیم کی طرح بس ڈرائیور اگر ٹرینڈ نہ ہو تو مسافروں کیلئے جان لیوا بن جاتا ہے اسی طرح بے علم صوفی اور پیر اپنے مریدین و معتقدین کیلئے مہلک ثابت ہوتے ہیں کیوں کہ ان سے ایمان کی سلامتی جڑی ہوتی ہے، ساتھ ہی بے علم ہی نہیں تعلیم یافتہ لیکن علم دین سے محروم طبقہ بھی اپنے پیر محترم کی غیر شرعی حرکات کو انکی کرامات تصور کرتا ہے۔ اس طرح ناقص و فاسق پیر اپنے مریدین و معتقدین کو صراطِ مستقیم کے بجائے جہنم کے راستوں پر ڈال دیتے ہیں۔ دور حاضر میں سالم میاں اسکی زندہ مثال ہیں۔ ایسی صورت میں انکو "سالم میاں" نہیں "ظالم میاں" کہا جائیگا کہ وہ خلاف شرع اپنا سالمی ضابطہ بنا کر سالمی بم باری سے مسلک میں سالمی انتشار کرنے کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

دوسروں کی کمزوری کا ناجائز فائدہ اٹھانا دنیا داروں میں عام بات ہے لیکن دین دار حضرات کمزور عوام کا استحصال نہیں کرتے۔ دور حاضر میں امر بالمعروف نہی عن المنکر کی تبلیغ و ترویج تو دور کی بات نام نہاد پیر اور دیگر دین دار لوگ اپنے شعبہ بازیوں سے اپنے

نبی مکرم ﷺ کے غریب و بے علم امتیوں کا استحصال کر کے اپنا جینڈا اونچا کئے ہوئے ہیں۔ انکو خوش رکھنے کیلئے خود بھی کارہائے حرام کا ارتکاب کرتے ہیں اور اپنے مریدین و معتقدین کو بھی اسکی ترغیب دے رہے ہیں ایسے لوگوں میں ایک نام سالم میاں کا بھی ہے جو خوب خوب چمک رہا ہے۔

مسئلہ "اذان ثانی" کا قضیہ

"اذان ثانی" کس جگہ ہو۔۔۔ اندرون مسجد یا بیرون مسجد؟ سیدی اعلیٰ حضرت نے دلائل اور ثبوت سے یہ ثابت کیا کہ "اذان ثانی" بیرون مسجد ہونا چاہئے اس کے برخلاف حضرت سالم میاں صاحب کے والد محترم حضرت مولوی عبدالقدیر صاحب بدایونی رحمۃ اللہ علیہ اندرون مسجد "اذان ثانی" کے قائل تھے۔ مفتیان کرام مارہرہ مقدسہ نے جو بدایوں شریف اور بریلی شریف دونوں کا روحانی مرکز ہے، سیدی اعلیٰ حضرت کے موقف کو تسلیم کیا اور وہاں آج بھی "اذان ثانی" بیرون مسجد ہی ہوتی ہے لیکن بدایوں شریف والے خلاف شرع اپنے موقف پر اڑے ہوئے ہیں۔ بدایوں شریف اور بریلی شریف کے اس اختلاف نے تنازعہ کی صورت اختیار کر لی جسکی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔ علماء بدایوں شریف کے غلط موقف اور انکے زعم اور ضد اور انانے ان کو سیدی اعلیٰ حضرت سے بغض کی منزل تک پہنچا دیا اور آج بھی اس زعم ضد کی پیروی میں اپنے روحانی مرکز مارہرہ مقدسہ سے تصادم جاری رکھتے ہوئے اذان ثانی اندرون مسجد ہی کرائی جاتی ہے۔

سالم میاں پر ۵۳ مفتیان کرام کے فتاویٰ کفر:-

یہ واقعہ ۱۹۶۶ء کا ہے جب سالم میاں صاحب للوہ پن کے دور سے گزر رہے تھے لیکن والد محترم کے پردہ فرمانے کے سبب سجادہ نشین بنے۔ کچھ مخلص حضرات نے اذان ثانی کے تنازعہ کو رفع دفع کرانے کی کوشش کی، مگر بے سود رہی۔ اسکے بعد ماسٹر چاند محمد صوفی صاحب نے جو حضرت عبدالقدیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے، سالم میاں کو ایک خط لکھا اور ان سے اختلاف دور کرنے کی درخواست کی تو سالم میاں نے انکے خط کا جس تباہ کن انداز میں جواب دیا اس نے یہ نتیجہ اخذ کرنے میں کوئی دشواری نہیں کہ سالم میاں اپنے زعم و ضد میں شرع مطہرہ سے نکرانے میں بھی کوئی عار نہیں سمجھتے۔ انہوں نے صوفی صاحب کے خط کا جو جواب دیا وہ آپ بھی پڑھئے اور سالم میاں کی جرأت پر ماتم کیجئے:-

"محبت نامہ مورخہ ۲۳ رمضان المبارک کو موصول ہوا۔ آنجناب نے تحریر کیا ہے کہ آج کل سنیت اور سنی ایک نہایت ہی نازک دور سے گزر رہے ہیں۔ آپکا یہ خیال قابل تحسین ہے کہ اس دور پر فتن میں سنیوں کے آپس میں تنازعہ اور اختلاف دور ہونا چاہئے۔ مگر کس طرح؟ کیا اسکی یہی صورت ہے اور کچھ نہیں تو مڑے ہوئے غیر مقلدانہ مسئلہ اذان ثانی ہی کو اکھیڑ کر سنیوں میں افتراق پیدا کرنے کی کوشش کی جائے میرے نزدیک تو اس طرز عمل کو دیکھتے ہوئے موجودہ حالات میں تبدیلی کا بہت کم امکان ہے۔ والسلام دعا گو فقیر سالم میاں ۲۳ رمضان المبارک یک شنبہ۔"

سالم میاں کا مسئلہ اذان ثانی بیرون مسجد کو "سڑا ہوا اور غیر مقلدانہ" لکھنا انکے زعم و ضد کی بین دلیل تو ہے ہی، علم میں

کورے ہونے کا بھی واضح ثبوت ہے۔ حصول علم دین کی فرضیت کا ایک سب سے بڑا مقصد یہی ہے کہ لوگ کم سے کم ارتکاب کفر سے محفوظ رہیں۔ جب زید نے حضرت سالم میاں کے مذکورہ الفاظ پر مفتیان اہل سنت سے حکم شرع طلب کیا تو یہ جواب آیا:-

زید پر اس جملہ کے لکھنے کی بنا پر توبہ، تجدید ایمان اور اگر بیوی والا ہے تو تجدید نکاح بھی اور تجدید بیعت بھی لازم ہے کہ اسے ایک حکم شرعی کو سڑے ہوئے غیر مقلدانہ مسئلہ سے تعبیر کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ مفتی شریف الحق امجدی خادم رضوی دار الفتاء بریلی شریف۔ ۳ ذی قعد ۱۴۲۳ھ۔

حضرت مفتی شریف الحق امجدی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو نائب مفتی اعظم بھی تھے کے مذکورہ فتویٰ کی ہندو پاک کے ۱۳ مفتیان اہل سنت نے تصدیق فرمائی جن میں مندرجہ ذیل مفتیان کرام کا نام قابل ذکر ہے:

- (۱) علماء کرام مارہرہ مطہرہ حضرت علامہ شاہ سید حسن میاں دامت فیوضہم
- (۲) حضرت ابوالحسنین آل مصطفیٰ قادری برکاتی دامت فیوضہم
- (۳) حضور مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب
- (۴) حضرت قاضی عبدالرحیم بستوی صاحب
- (۵) حضرت مفتی تحسین رضا خاں صاحب
- (۶) حضرت مفتی محمد اعظم صاحب
- (۷) حضرت مفتی عبدالمنان اعظمی صاحب اشرفیہ مبارک پور۔

فتویٰ طویل اور جگہ کم ہونے کے سبب صرف ممتاز مفتیان کرام کے فتاویٰ ہی منسلک کئے جا رہے ہیں۔ (ص ۷۷) مکمل فتویٰ انجمن سے حاصل کریں اور انجمن کے بلاگ <http://anjumantahaffuzeiman.blogspot.com> پر بھی موجود ہے۔

مذکورہ ذیشان مفتیان کرام کے حکم شرع کو سالم میاں نے کبھی قبول نہیں کیا اور نہ اس کے خلاف انکا کوئی احتجاج منظر عام پر آیا۔ توبہ، تجدید ایمان، تجدید نکاح اور تجدید بیعت کا حکم آج بھی ان پر عائد ہے اور وہ بردباری کی منزل تک پہنچنے کے باوجود اس حکم پر عمل کرنے سے گریزاں ہیں۔ فتویٰ مذکورہ پر عمل نہ کرنے کے سبب تاج دار مارہرہ شریف حضرت حسن میاں صاحب قبلہ سالم میاں کو دیکھتے ہی جلال میں آجاتے اور انکی جانب کبھی نظر التفات نہ فرماتے۔ شرع مطہرہ سے سالم میاں کا تصادم اور خلاف شرع اپنے موقف پر اڑے رہنا، علماء کرام مارہرہ شریف کے موقف سے ٹکرانا اور اس پر سیدی اعلیٰ حضرت سے بغض جو کھل کر سامنے آچکا ہے اور تاجدار مارہرہ شریف کی خفگی کوئی معمولی بات نہیں، اگر برقرار رہے تو معاملہ سلب ایمان تک پہنچتا ہے۔ فرقہ اہل حدیث اور دعوت اسلامی کی قربت سے کیا اسکا واضح اشارہ نہیں مل رہا ہے کہ انکے قدم سلب ایمان کی جانب بڑھ رہے ہیں؟

اللہ تبارک و تعالیٰ حبیب اکرم ﷺ کے صدقہ میں انکو عقل سلیم عطا فرمائے کہ وہ حق قبول کر کے اپنے ذہن کی سمت درست کر لیں اور اپنی حفظ و اماں میں رکھے۔

جشن صد سالہ یا جشن تماشہ

ہم آگے بڑھتے ہیں تو نظروں کے سامنے جشن صد سالہ آجاتا ہے۔ جشن صد سالہ کیا تھا ایک سانحہ تھا، ایک ایسا سانحہ جو پہلے

کبھی دین دار حلقوں میں رونما نہ ہوا تھا۔

مقصد:- حضرت عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کو سیدی اعلیٰ حضرت کا "اعلیٰ حضرت" بنا کر پیش کرنا۔

الحاصل:- حاصل لگا... جعفر۔

اخراجات:- تقریباً ۵ کروڑ روپے جیسے کہ مشہور ہے۔

شعبہ بازیوں سے کوئی مرتبہ حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ کوئی شخص اپنی ٹانگوں میں بانس باندھ کر اونچا تو ہو سکتا ہے مگر وہ شعبہ باز ہی کہلائیگا۔ دنیا والوں کے پاس ایسا کوئی پیمانہ نہیں جو بزرگوں کے مراتب کی پیمائش کر سکے یہ خالصاً عطاءِ خداوندی ہوتی ہے وہ جسے چاہتا ہے بلندی عطا فرما دیتا ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت کا لقب "اعلیٰ حضرت" اللہ تبارک و تعالیٰ کی عطا ہے اسی لئے برقرار ہے اور انشاء اللہ قیامت برقرار رہیگا۔ سالم میاں صاحب ۵ کروڑ روپے خرچ کرنے اور معروف کافروں کو مدعو کرنے اور انکو منبر رسول پر مدعو جوتے بیٹھنے کی اجازت دینے اور شراب کے ٹھیکیدار کی معاونت حاصل کرنے کے باوجود حضرت عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کو سیدی اعلیٰ حضرت کا اعلیٰ حضرت تو بڑی بات "اعلیٰ حضرت" بھی نہ بنا سکے اور سب سے بڑی بات یہ کہ جس شخصیت کو بغداد شریف کا نمائندہ بنا کر انگریزی فیشن میں عوام کے سامنے پیش کیا گیا، کیا وہ واقعی سرکار بغداد شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار عالی سے منسلک کوئی معروف شخصیت تھی، یہ سوال فضاؤں میں آج بھی گونج رہا ہے؟

سالم میاں نے بغداد شریف کے ان نمائندہ کو عوام کے سامنے پیش کر کے یہ تاثر دے دیا کہ انگریزی وضع قطع غلط نہیں انکی طرح وہ بھی اختیار کر سکتے ہیں۔ پیر محترم کا کام انہی عن العنکر ہوتا ہے لیکن سالم میاں عوام کو منکرات کی ترغیب دینے میں پیش پیش ہیں۔ انکے اس عمل میں سرکار بغداد شریف رضی اللہ عنہ کی صریح توہین بھی نمایا ہے اور خانقاہ بغداد شریف کی رسوائی بھی۔ سرکار بغداد شریف رضی اللہ عنہ نے عوام کو ایسے گمراہ کن پیروں سے محفوظ رکھنے کیلئے ایک نہایت اہم حکم نامہ جاری فرمایا اور بے علم اور بے شعور مسلمانوں کیلئے بیعت کی مشکل آسان فرمادی:-

"جو اپنے آپ کو میری طرف نسبت کرے اور اپنا نام میرے دفتر میں شامل کرے اللہ اسے قبول فرمایگا اور اگر وہ کسی ناپسندیدہ راہ پر ہو تو اسے توبہ دیگا اور وہ میرے مریدوں کے زمرہ میں ہے" (ابلیس کا قصص ص ۵۲)۔

کسی کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر مرید ہونا ضروری بھی نہیں اس لئے دور حاضر کے گمراہ کن پیروں سے خود کو محفوظ رکھنے کا یہی ایک راستہ باقی رہ جاتا ہے کہ وہ حضرت پیران پیر پیر دیکھیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم مذکور کے مطابق مسلمان جن بزرگ سے بھی عقیدت رکھتے ہوں تو نہایت اخلاص کے ساتھ انکی ہار گاہ میں حاضر ہو کر مرید ہونے کی خواہش ظاہر کریں بس اتنا کافی ہے، اللہ والے کسی سنگت کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے بالخصوص جب کوئی شخص دین کی طلب لے کر حاضر ہو اور دین و دنیا کے تمام مرحلوں میں رہنمائی شروع ہو جاتی ہے۔

سالم میاں اس قدر خطیر رقم اگر نہ تو اس قوم مسلم کی فلاح و بہبود پر خرچ کرتے تو اللہ و رسول کی خوشنودی حاصل ہوتی اور گناہوں کی معافی کی امید کی جاسکتی تھی لیکن قبولیت عمل کیلئے اخلاص عمل لازمی شرط ہے جو سالم میاں کے یہاں ناپید ہے۔ جشن صد سالہ کے سلسلہ میں ایک کتابچہ بنام "سانحہ" شائع ہوا تھا ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

فوٹو و ویڈیو گرافی اختیار کرنا

فوٹو و ویڈیو گرافی کے جواز کا فتنہ بھی جشن صد سالہ کے سانحہ کے دور میں ہی رونما ہوا تھا۔ کچھ نفیس پرست اور شہرت و عزت کے طلبگار مفتیان اہل سنت نے تجدید و اجتہاد کے نام پر اسلام کے بنیادی اصولوں کو ہی بدل ڈالا اور تقاضہ وقت کا یہاں بنا کر کارہائے حرام کو اسلام میں داخل کرنے کی ابتدا کی۔ یہ وہ لوگ تھے جو شہرت کی ہوس کا شکار تھے اور ہاتھ میں تسبیح لے کر حسن نسواں سے اپنی آنکھوں کو تسکین دینا چاہتے تھے اور موسیقی کی دھن پر رقص سے لطف اندوز ہونے کی تمنا رکھتے تھے۔ شیطان نے پیٹھ پیچھے پانی، بات آگے بڑھی تو ایک طرف تصویر کو ٹکس کا نام دیکر ویڈیو گرافی کا جواز پیدا کیا اور دوسری طرف ٹی۔وی پر نام نہاد دینی پروگرام دیکھنا صرف جائز ہی نہیں اسے مستحسن قرار دے دیا، پھر کیا تھا.... صرف عوام ہی نہیں خواص بھی جھوم اٹھے اور غیر عالم سالم میاں صاحب نے نہایت جوش و خروش کے ساتھ ان کارہائے حرام کا خیر مقدم کرتے ہوئے اپنے حلقوں میں ٹی۔وی اور ویڈیو جاری کر دیا اور جلسوں کی ویڈیو فوٹو گرافی کے ساتھ اپنے فوٹو فروخت کرنے کی اجازت دے دی۔ فوٹو بالخصوص بیروں کے فوٹو عقیدت کے نام پر مورتی پوجا کی جانب لے جاتے ہیں۔ علی گڑھ میں ایک صاحب کے مصلے کے سامنے سالم میاں کا فوٹو دیکھا گیا۔ مولانا اسید الحق عالم دین کہلاتے ہیں وہ بتائیں ایسا کرنے والوں پر کیا حکم شرع لگائیں گے؟

مجھے اپنوں نے لوٹا غیروں میں کیا دم تھا ☆ میری کشتی وہاں ڈوبی جہاں پانی کم تھا

سالم میاں کاش اپنے آباء و اجداد کے موقف پر قائم رہتے اور علم دین سے آراستہ ہوتے تو اسلام میں ایسی فتیج تبدیل یاں ہرگز قبول نہ کرتے اور نہ اپنے مریدوں کو اسکی ترغیب دے کر انکو گناہ کبیرہ کا مرتکب بناتے۔

تصویر تو تصویر ہی ہے کاغذ پر ہو یا آئینہ کے ٹکس میں۔ اس موضوع پر تفصیلی بحث "ابلیس کا رقص" میں موجود ہے۔ جو مسلمان خود کو گناہ کبیرہ اور کفر انجام پر وگراموں سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو بچوں کے ساتھ ہو جائیں، نفیس پرستوں کے شیطانی موقف اختیار کرنے میں ہلاکت ہے اسکا کھل کر بائی کاٹ کریں۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے "شیطان جب یہ دیکھتا ہے کہ لوگ نیک کام نہیں چھوڑیں گے تو وہ نیک کاموں میں داخل ہو کر ناجائز چیزیں شامل کر دیتا ہے۔" ویڈیو ٹی۔وی وغیرہ اسکی نمایاں مثالیں ہیں کہ کوئی بھی چینل اسلام کا علم بردار نہیں اور ان پر آنے والے لوگ سنی صحیح العقیدہ نہیں اور اگر سنی صحیح العقیدہ ہیں بھی تو وہ اپنا ایمان اور عقیدہ فروخت کر چکے ہیں۔ وارثان خانقاہ عالیہ قادریہ کے ان غیر شرعی اور شیطانی اقدامات سے ارواح اسلاف مقدسہ کو کس قدر اذیت پہنچ رہی ہوگی اسکا اندازہ لگانا مشکل نہیں

کہ انہوں نے شرع مطہرہ پر آن اختیار کی لیکن اسکے خلاف انکے وارثان شیطانیت اختیار کر رہے ہیں لیکن سالم میاں اور دیگر وارثان کو ارواح اسلاف مقدسہ کی اذیت کا ذرا بھہ خیال نہیں اور خیال ہو بھی کیوں انکے نام پر روٹیاں تول ہی رہی ہیں۔

ولی عہد سالم میاں مولانا اسید الحق کے کالے کارنامے

صلح کلیت کا ننگا ناچ

عوام اہل سنت یہ امید کئے بیٹھے تھے کہ سالم میاں کے غیر عالم ہونے کے سبب علم کا جو سلسلہ منقطع ہو گیا تھا انکے صاحبزادہ اسے پھر شروع کر سکیں گے۔ اسید الحق عالم تو ضرور بنے لیکن مصر سے پلٹے تو اپنے اسلاف سے بے زاری اور صلح کل ذہن لے کر لوٹے اور فرقہ باطلہ (اہل خبیث) کی پشت پناہی کا سلسلہ شروع کیا۔ بدایوں شریف میں اسکے فروغ میں خانقاہ عالیہ قادریہ کے وارثان کی کار فرمائی نمایاں ہے۔ انکو مساجد پر قبضہ دلانا، انکے مدرسہ قائم کرانا اور اپنے جلسوں میں انکو مدعو کرنا اور اپنے نقویہ گریس اسکول میں انکی لڑکیوں کا تقرر کرنا جیسی بین مثالیں ہیں اسکے علاوہ عملاۃ و سلام میں تخفیف، درگاہ شریف کے اعراس اور نیاز و فاتحہ میں کمی وغیرہ جیسے اقدام انکے موقف کی تصدیق کیلئے کافی ہیں۔

اہل خبیث کی پشت پناہی کا انجام یہ ہوا کہ محلہ خیل بدایوں شریف کے ساکن ناصر الدین نامی مشہور اہل خبیث نے پیران پیر ونگلر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ اور دیگر اولیاء کرام کے خلاف اشتہارات شائع کرنا شروع کئے اور اشتہارات کی کامیابی کے بعد خلاف مسلک کتاب چہ شائع کئے جانے لگے لیکن حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی محبت و عقیدت کا ڈھنڈورا پیٹنے والوں کے کانوں پر جوں تک نہ رہی۔ انکا حوصلہ اور بڑھا تو "دین خانقاہی" نام کا ایک کتابچہ شائع کیا جس میں خانقاہوں پر تہمت لکھا گیا ہے۔ اس کتابچہ کے رد کیلئے سالم میاں کو ایک جلسہ میں مدعو کیا گیا، حضرت تشریف لائے تو ضرور، جلسہ بھی ہوا اور ختم بھی ہو گیا لیکن سالم میاں نے اپنے واحدہ کے باوجود اس مکروہ کتابچہ کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ عوام انتظار ہی کرتے رہ گئے اور جلسہ کے اخراجات برباد ہو گئے۔ سالم میاں اپنے دوستوں کے خلاف کیسے کچھ فرما سکتے تھے انہوں نے یہی فرمایا "انکے خلاف کچھ کہنے سے انکی دل آزاری ہوگی" استغفر اللہ! اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ اور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت و عقیدت کے دعویدار کو انکی دل آزاری کی پرواہ نہیں، انکے دشمنوں کی دل آزاری کا اتنا خیال؟ کیا یہ سلب ایمان کی جانب پیش قدمی کی نشانی نہیں؟ مخلص و بے چین لوگوں نے سالم میاں کی بے رخی دیکھ کر حضرت امین ملت دامت برکاتہم کی صدارت میں ایک دوسرا جلسہ منعقد کیا جس میں اس کتاب کا کھل رد کیا گیا لیکن کیا ایک بار رد کرنے سے انکی خلاف دین سرگرمیوں کا سلسلہ رک گیا، نہیں ہرگز نہیں۔ سالم میاں جیسے نامور حضرات جب انکے حامی و مددگار ہوں تو گستاخوں کی گستاخیوں کا سلسلہ کیوں کر رک سکتا ہے؟ انکی خاموشی نے انہیں مزید حوصلہ دیا تو انہوں نے میلاد النبی ﷺ کے رد میں ایک اور کتابچہ "عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت" لکھ کر کھلی توہین رسالت کا نظارہ پیش کیا لیکن وارثان خانقاہ عالیہ قادریہ پھر بھی منہ چھپائے بیٹھے رہے۔ یہی نہیں ناصر الدین اہل حدیث کی ایک لڑکی کو نقویہ اسکول میں ٹیچر مقرر کر لیا گیا۔ غالباً آج بھی اہل

حدیث کی کئی لڑکیاں انکے اسکول میں نہیچر ہیں۔

فرقہ باطلہ سے مراسم کا شرعی حکم :-

کیا مذکورہ تمام حالات وارثانِ خافہ عالیہ قادریہ کی فرقہ اہل حدیث سے قربت اور انکی پشت پناہی کی دلیل نہیں ہیں؟ جبکہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ **و من يتولهم منكم فانه منهم ط ان الله لا يهدي القوم الظالمين** (جو تم میں ان سے دوستی کرے گا تو بیشک وہ ان ہی میں سے، بیشک اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالموں کو) اس آیت کریمہ میں واضح فرمادیا کہ جو ان سے دوستی رکھے وہ انکی ہی طرح ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ **ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والاخرة واعد لهم عذابا مهينا** (بیشک جو لوگ اللہ و رسول ﷺ کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ نے انکے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے) اللہ تعالیٰ کو کون ایذا دے سکتا ہے مگر حبیب اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کو اپنی ایذا فرمایا اور اس شخص پر جو رسول اللہ ﷺ کے بدگوئیوں سے محبت کا برتاؤ کرے سات کوڑے ثابت ہوئے۔ (۱) وہ ظالم ہے۔ (۲) وہ گمراہ ہے۔ (۳) وہ کافر ہے۔ (۴) اسکے لئے دردناک عذاب ہے۔ (۵) وہ آخرت میں ذلیل و خوار ہوگا۔ (۶) اس نے اللہ واحد قہار کو ایذا دی۔ (۷) اس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے۔ **والعباد بالله تعالیٰ** (تمہید ایمان ص ۱۱۰)

مولانا سید الحق صرف مصر سے ہی صلح کل ذہن نہیں لائے صلح کلیت انہیں وراثت میں بھی ملی۔ انکے والد سالم میاں کچھ کم صلح کل نہیں انکی بھانجی یعنی مولانا احتشام کی لڑکی کی شادی ضلع ہردوئی کے نامی گرامی دیوبندی ابرار احمد کے بھائی کے لڑکے ساتھ قرار پائی جو فوج میں ملازم ہے اور اسکے ساتھ اس مشہور بات کی بھی تصدیق کی جانی چاہئے کہ سالم میاں نے اپنی ایک لڑکی کی شادی علی گڑھ کے ایک صلح کل خاندان میں کی جسکے قدم و ہابیت کی جانب تھے اور مشہور وہابی شیروانی خاندان سے انکے دیرینہ مراسم ہیں وہ دیوبندی سلیم شیروانی ایم پی کی میزبانی کا شرف اکثر حاصل کرتے ہیں آخر کیوں؟ کیا ان لوگوں کو مذکورہ آیات کریمہ کا علم نہیں؟ مذکورہ واقعات میں رائی کا پہاڑ بنایا جاسکتا ہے لیکن رائی تو ہوگی ہی جسکی تحقیق کی جاسکتی ہے۔

اسید الحق الیاس عطار ابلیس کے دلداری کی گود میں

شہرت و دولت کے مرغوب نہیں ہوتی لیکن دور حاضر کے دینداری کا لبادہ اوڑھے مولویوں پر حصول دولت کا ایسا نشہ سوار

ہے کہ حلال و حرام کے احساس کو طاق پہ رکھ دیا گیا ہے۔ بس... پیسہ ہو پیسہ ☆ چاہے ہو جیسا

مفلک مسلک ہونے کے سبب مولانا سید الحق کو اندرون مسلک کوئی مقام جلد حاصل ہونا آسان نہ تھا اسلئے انہوں نے حصول دولت و شہرت کیلئے صلح کل گروپ کی جانب قدم بڑھادئے اور خوشتر نورانی کا دامن پکڑ لیا اور اس طرح "جام نور" کو اپنی شہرت کا ذریعہ بنا لیا۔ صلح کل پالیسی کے سبب جام نور اب جام نور نہ رہا "جام فخر" بن چکا ہے۔ خوشتر نورانی کا شمار کیوں کہ دعوت اسلامی کے امیر الیاس عطار شیطان کے اوشکار (ایجاو) کے تلوے چاٹنے والوں میں ہوتا ہے اور وہ اسکے نور نظر بنے ہوئے ہیں یہ بات ہوشیار سید الحق بلکہ انکے

والد سالم میاں نے پہلے ہی بھانپ لی تھی۔ اسید الحق نے خوشتر کے قدم کیا چومے انہوں نے اسید الحق کو الیاس عطار سے متعارف کرا دیا اور مانو اسید الحق کی قسمت کا ستارہ ہی چمک اٹھا اور خانقاہ عالیہ قادریہ بدایوں شریف کا وارث ایک عالم دین ایک جاہل الیاس عطار کے قدموں پر سجدہ ریز ہو گیا اور اپنے اسلاف کی عظمت کا سودا گر بن بیٹھا۔ خدا جانے الیاس عطار نے اسید الحق کو کس طرح نوازہ اور کتنا نوازہ کہ انہوں نے واپس آ کر الیاس عطار کی شان میں ایسا قصیدہ لکھا جیسا اپنے آباء و اجداد کی شان میں بھی نہیں لکھا ہوگا۔ آپ بھی انکا اندازہ قصیدہ گوئی پر غور کریں اور خانقاہ عالیہ قادریہ کو مستقبل میں درپیش ہونے والے خطرات کو محسوس کریں۔ عطار مکار کا دلبر اپنی ملاقات کا نقشہ اس طرح کھینچ رہا ہے:-

"ہم ایک ہال میں پہنچے، یہ ایک وسیع و عریض ہال تھا، اسکی ایک جانب تقریباً تین چار فٹ اونچا ایک چبوترہ تھا، جس پر ایک کرسی پر امیر دعوت اسلامی حضرت مولانا الیاس قادری صاحب اپنے مخصوص لباس سبز عمامہ اور کتھنی دو شالہ زیب تن کئے ہوئے جلوہ افروز تھے، سامنے تقریباً ۳۰، ۴۰ افراد ادب و احترام سے سر جھکائے بیٹھے تھے، سبھی کے سر پر سبز عمامہ تھا، حضرت کے ساتھ ۲، ۳ ننھے منے بچے سبز عامہ باندھے ہوئے موجود تھے، یہ ہال بھی کسی دنیاوی آرائش و زیبائش سے بے نیاز تھا اور شاید اسکی ضرورت بھی نہیں تھی، اس مکان کی رونق اور آرائش کیلئے سبز عماموں کا خوشنما منظر، مخصوص مدنی خوشبو اور سنتوں کا نور ہی کافی تھا، میں نے سلام عرض کیا اور ایک کونے میں بیٹھنے لگا، مفتی ثکیل صاحب نے آگے بڑھ کر حضرت سے ہلکی آواز میں کچھ کہا انکی بات سن کر "حضرت کے چہرے پر موجود تبسم کچھ گہرا ہو گیا"، میری جانب ایک مشفقانہ نظر فرمائی اور منبر سے نیچے آ کر میری طرف بڑھے میں بھی انکی جانب بڑھا انہوں نے نہایت محبت سے معافہ کیا میں نے دست بوتی کرنا چاہی مگر انہوں نے ہاتھ کھینچ لیا اور پھر اپنے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ مجھے ایسا لگا کہ مفتی شاہد صاحب وغیرہ نے اس حوالہ سے پہلے ہی میرا تعارف حضرت سے کروا دیا ہوگا، "مجھ جیسے کمترین کا یہ اعزاز اور اکرام شاید انہیں نسبتوں کی وجہ سے تھا، اسکے بعد کا منظر دیکھ کر میرے اور حیرت کا ایک اور پہاڑ ٹوٹا، حضرت نے خیریت دریافت فرمائی اور فرمایا آئے تشریف رکھئے اور وہیں عام لوگوں کے ساتھ فرش پر بیٹھ گئے"، یہ منظر شاید میرے علاوہ باقی حاضرین کیلئے بھی حیرت انگیز تھا، کیونکہ جیسے ہی حضرت زمین پر بیٹھے حاضرین نے "سبحان اللہ" کا ایک پر زور نعرہ لگایا، اس سادگی اور خوردہ نوازی کو دیکھ کر میں سوچنے لگا کہ یہ اسی جماعت کے امیر ہیں جس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ علماء کو اہمیت نہیں دیتے، ممکن ہے بعض حضرات کے ساتھ ایسی کوئی صورت ہال پیش آئی ہو مگر میں تو وہی بات کہوں گا جو میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے، بیٹھنے کے بعد حضرت نے محبت آمیز گفتگو شروع کی، کچھ خاص باتیں میں نے عرض کیں حضرت نے انکا تشفی آمیز جواب عنایت فرمایا۔ وہ عمامہ پوش ننھے منے بچے جو اسٹیج پر حضرت کے ساتھ تھے وہ بھی وہیں آ کر بیٹھ گئے ان میں سے ایک بہت چھوٹا سا بچہ حضرت کی گود میں بیٹھ گیا اور آپکی دائرہ سے کھیلنے لگا، میری چشم تصور میں وہ منظر گھوم گیا جب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں انکے پوتے (حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے

صاحبزادے) بیٹھے ہوئے انکی مبارک داڑھی سے کھیل رہے تھے، ایک صاحب جن کو حضرت عمرؓ نے غالباً یمن کی گورنری کیلئے منتخب کیا تھا وہ تشریف لائے اور بچہ کو دیکھ کر غصہ سے کہا کہ اے امیر المؤمنین! یہ کون گستاخ بچہ ہے جو آپکی داڑھی سے کھیل رہا؟ آپنے جواب دیا یہ میرا پوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپنے انکو اتنی چھوٹ دے رکھی ہے کہ یہ آپکی داڑھی سے کھیلیں؟ میرے رعب کا تو یہ حال ہے کہ جیسے ہی میں گھر میں داخل ہوتا ہوں میرے بچہ ڈر کی وجہ سے ایک کونہ میں چھپ جاتے ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا "یمن کی گورنری کا پروانہ واپس لاؤ جو شخص اپنے گھر والوں کے ساتھ محبت و شفقت کا سلوک نہیں کر سکتا وہ اللہ کے عام بندوں کے ساتھ کیا محبت و شفقت کا برتاؤ کریگا"، یہ وہ حضرت عمرؓ ہیں جنکی شوکت و ہیبت سے قیصر و کسریٰ کے ایوان لرزہ بر اندام ہو جاتے ہیں، "رحماء بینہم" کی اس سے بہتر تفسیر اور کیا ہو سکتی ہے۔ خیر ہم پھر لوٹ کر امیر دعوت اسلامی کی مجلس میں چلتے ہیں، جب بچہ کی شوخیاں کچھ زیادہ ہی ہوئیں تو میں نے پوچھ ہی لیا کہ یہ بچہ کون ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ "ہماری تحریک کے ایک بہت مخلص اور متحرک مبلغ تھے (حضرت نے نام بھی بتایا تھا جو مجھے یاد نہیں رہا) ابھی کچھ روز پہلے انکا انتقال ہو گیا، یہ انکا یتیم بچہ ہے۔" یتیموں کے سروں پر دست شفقت پھیرنے کی سنت کتابوں میں پڑھی تو بہت تھی، مگر "اس سنت کا عملی انداز میں یہ نمونہ دیکھ کر فرط عقیدت سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔" میں نے عرض کیا کہ میں آپکا زیادہ وقت نہیں لوں گا میں صرف زیارت کیلئے حاضر ہوا تھا مجھے کوئی نصیحت فرما دیں۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ ماشاء اللہ آپ خود صاحب نسبت اور ہماری جماعت کے ایک عالم ہیں، میں آپکو کیا نصیحت کروں بس آپ میرے لئے دعا کر دیجئے۔ جب میں نے اصرار کیا تو آپنے فرمایا کہ "میں جام نور کی تحریک سے بھی واقف ہوں اور اس بات کو بھی جانتا ہوں کہ جام نور نے ہمیشہ تحریک دعوت اسلامی کی حمایت کی ہے اور آپکے کاموں کی اطلاع بھی مجھے ملی ہے، میری نصیحت صرف اتنی ہے کہ ہماری جماعت میں پہلے ہی سے بہت سی دیواریں کھڑی ہیں اگر ہم انکو گرا نہیں سکتے تو کم از کم انہر پل قائم کر دیں اور کوشش کریں کہ اب مزید نئی دیواریں قائم نہ ہو۔ (جہاں تک مجھے یاد ہے حضرت کے الفاظ تقریباً یہی تھے ممکن ہے کہ ایک آدھ لفظ کی تبدیلی ہو گئی ہو مگر بہر حال مفہوم یہی تھا) اسکے بعد میں نے عرض کیا کہ حضرت میرے حق میں دعا فرما دیں کہ رب قدیر میرے علم و عمل میں ترقی عطا فرمائے اور مجھنا کارہ سے بھی اپنے دین کی کوئی خدمت لے لے، حضرت نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور مختصر مگر جامع دعا فرمائی، پھر میں نے اجازت طلب کی، حضرت نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک عمدہ قسم کی عطر کی شیشی نکالی اور مجھے دیتے ہوئے فرمایا کہ "یہ مدنی تحفہ ہماری طرف سے قبول فرمالین" اور ساتھ ہی ۲، ۳ کتابیں بھی عطا فرمائیں۔ اسی کے ساتھ ہی حضرت اور تمام حاضرین کھڑے ہو گئے میں بھی رخصت کیلئے الٹے قدم واپس ہوا، اس ۱۵ منٹ کی ملاقات کا ایک عجیب و غریب روحانی کیف دل و دماغ پر چھایا ہوا تھا اور میں اس احساس کے ساتھ گھر سے باہر نکلا کہ.....

☆ ایک پل کو تری بزم میں ہم بیٹھ کے داعظ
برسوں نہ رہے بزم خرابات کے قابل

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صریح توحید

آپؓ دیکھا کہ فسید الحق نے نہ جانے کس احسان کا بدلہ اتارا کہ عطار کو اونچا اٹھانے اور انکو خوش کرنے کی فکر میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی توہین کا ارتکاب کرتے بھی خوف نہیں دکھایا۔ شاید اسلئے کہ ان کے آقا عطار خود اپنا موازنہ حضرت امیر المؤمنین سے کر چکے ہیں۔ (فیضان سنت ص ۲۵) معاذ اللہ ثمہ معاذ اللہ..... ایک جاہل جو بارگاہ خداوندی اور بارگاہ رسالت ﷺ کا مجرم ہو، جو ۳۰ عدد فتاویٰ کفر کے بوجھ تلے دبا ہو، جو علماء و مشائخ عظام کا گستاخ ہو، جو کارہائے حرام کو جائز قرار دیتا ہو اور لپ ٹاپ اور ٹی۔وی وغیرہ منبر مساجد پر رکھ کر انکی بے حرمتی کراتا ہو اور اسکے باوجود مجدد دین بننے کی خواہش رکھتا ہو، اس بد بخت کا موازنہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے کر ڈالا۔ اسید الحق تیرے منہ میں خاک اور تیرے قلم کو آگ لگے۔ امیر المؤمنین کی شان اقدس میں صریح توہین کرتے وقت تیری زبان اور قلم کا پے کیوں نہیں، تیرے ہاتھ مفلوج کیوں نہیں ہو گئے کہ تو گستاخیاں کرنے کے قابل ہی نہیں رہتا۔ غالباً اسلئے..... کہ خدا تعالیٰ ظالموں کو ذلیل دیتا ہے۔ کیا یہ علامات سلب ایمان کی چائب پیش قدمی کی دلیل نہیں؟ اگر ایمان والا ہوتا تو اس فعل قبیح کی جرأت نہ کرتا۔ یہی سبب ہے کہ زمانہ اب تجھے اسید الحق نہیں "فسید الحق" (حق میں فساد برپا کرنے والا) کہنے لگا ہے۔ یہ جو تو بڑے زعم سے کہتا ہے کہ "اب میرے ہاتھ میں قلم ہے" میاں فسید الحق اس قلم کے زعم میں نہ رہنا مندرجہ بالا تیری تحریر سے واضح ہو رہا ہے کہ تیرے ہاتھ میں قلم نہیں..... خود کشی کا منجر ہے۔

آپؓ غور کیا کہ فسید الحق کا چہرہ دیکھ کر عطار مکار کا تجسم گہرا ہو گیا کہ امید کے مطابق ایک اور مچھلی پھنسی کہ مسلک اہل سنت کا ایک ابھرتا ہوا نام نہاد ستارا انکے قدموں میں آگرا ہے۔ احساس کمتری کی ایسی بدترین مثال کا نظارہ کرنا چاہو تو عطار کے روبرو فسید الحق کو دیکھ لو کہ انکے لئے عطار مکار کی یہ اداء دلربائی حیرت ناک تھی کہ وہ انکے پاس آ کر فرش پر بیٹھ گیا یعنی ایک عالم کے نزدیک ایک جاہل اور فاسق معصن کی پزیرائی حیرت کا پہاڑ ٹوٹنے کے مترادف تھی۔ کیا اسکا صاف مطلب یہ نہیں ہوا کہ فسید الحق عالم تو بن گئے لیکن انہوں نے اسلامی اخلاق کے اسباق نہیں پڑھے اور نہ مؤمنین کی عملی زندگی کا مطالعہ کیا۔ اخلاق حسنہ کا پیکر ہونا مؤمنین کا شیوا ہوتا ہے لیکن انکو اخلاق حسنہ کی ایک عام بات بہت بڑی اور عجوبہ لگی۔ اسی طرح قیموں سے محبت و شفقت مؤمنین کا عام مشغلہ ہوتا ہے لیکن یہاں اس قسم کے واقعات سے بھی فسید الحق لاعلم نظر آتے ہیں اور عطار مکار کا ایک یتیم پر شفقت کا نظارہ انکے رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے۔ آہ عالم دین فسید الحق! تو نے اپنے معیار علم کی پول خود ہی کھول دی۔

اپنے نئے آقانے نعمت کے حضور سے الٹے قدم واپسی:-

فسید الحق جب لوٹے تو اپنے جاہل آقا کی عظمت کا بھوت اپنے سر پر سوار کر کے لوٹے کہ اسکے سامنے الٹے پاؤں لوٹے۔ وہ کبھی خانقاہ عالیہ قادریہ میں بھی الٹے پاؤں نہیں لوٹے اور سرکارانِ بدائوں شریف کا جو بے ادب و گستاخ ہوا وہاں کیوں کر الٹے پاؤں لوٹ سکتا ہے۔

عطار مکار کا اعتراف انتشار:-

"ہماری جماعت میں پہلے ہی سے بہت سی دیواریں کھڑی ہیں اگر ہم انکو گرا نہیں سکتے تو کم از کم ان پر پل قائم کر دیں اور کوشش کریں کہ اب مزید نئی دیواریں قائم نہ ہوں۔" حق سرچڑھ کر بولتا ہے اور باطل کا شیرازہ بکھر کر رہتا ہے۔ عطار کا مذکورہ اعتراف اسکا بین ثبوت ہے۔ پیارے مسلمان بھائیو! ذرا سوچئے کہ حق پرست علما و پیران عظام جس دور میں بھی فروغ دین کیلئے نکلے تو کبھی اپنوں نے انکی راہوں میں کانٹے نہیں بچھائے انکی مخالفت اگر ہوئی تو باطل طاقتوں کی جانب سے ہی ہوئی۔ تاریخ اسلام میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی کہ اندور خانہ کوئی مخالفت کوئی سازش ہوئی ہو۔ اندرون مسلک انتشار اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب حق سے انحراف کرنے والے حق پرستوں کا لبادہ اوڑھ کر اپنی تباہ کن سازشیں لیکر دہ پاؤں پچھلے دروازہ سے مسلک میں نقب دہنی کرتے ہیں۔

ذرا غور فرمائیں! عطار مکار کے شور کے مطابق اسکی تحریک مسلک اعلیٰ حضرت کی تحریک ہے۔ جب اعلیٰ حضرت کی تحریک میں اندرون مسلک کوئی انتشار نہ تھا تو انکی علم بردار تحریک میں انتشار کیوں ہے؟ یہ انتشار صرف اسلئے ہے کہ "باطل" حق کا لبادہ اوڑھ کر مسلک اعلیٰ حضرت میں کھس آیا ہے۔ مسلک سے متصادم عطار کے اقوال و افعال اسکا بین ثبوت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ابتدا ہی سے دعوت اسلامی مخلص مفتیان اہل سنت کی مخالفت کا نشانہ بنی ہوئی ہے۔ ذرا سوچئے! آخر کیوں قاضی القضاۃ فی الہند حضرت تاج الشریعہ مدظلہ العالی کو یہ اعلان کرنا پڑا کہ "دعوت اسلامی اور سنی دعوت اسلامی مسلک اعلیٰ حضرت کی تحریک نہیں ہیں، ان سے بچو۔" آکر کیوں "ابلیس کا رقص" کے مشمولات میں شامل علمائے اہل سنت کے فتاویٰ اور احکام پر عطار مکار، اسکے نام نہاد مفتی اور دیگر ذمہ داران تحریک خاموش ہیں؟

یہ جان لینا چاہئے کہ حق و باطل نہ ہم پیالہ ہم نوالہ ہو سکتے ہیں اور نہ ان پر کوئی پل بنایا جاسکتا ہے۔ اندرون مسلک دیواریں باطل کی سازشوں کے سبب کھڑی ہوتی ہیں۔ ان دیواروں کو گرانا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک عطار اپنی شرع مخالف سرگرمیاں ترک کر کے حق کے سامنے سرنگوں نہیں ہو جاتا ہے جیسا کہ ایک عطاری کے خواب میں سیدی اعلیٰ حضرت نے عطار مکار کو حضرت منانی میاں صاحب کا تھپڑ یاد دلایا کہ "جادف ہو جا، تجھے اس وقت تک معاف نہیں کیا جاسکتا جب تک تو خلاف شرع اپنی حرکتوں سے توبہ نہیں کر لیتا ہے۔" ابلیس کا اوشکار عطار اور مرتد طاہر القادری اپنی عارضی کامیابیوں پر نازاں نہ ہوں، حق بہت دیر تک گہن میں نہیں رہتا جب گہن سے باہر آئے گا تو اسکی چکا چوندھ انہیں اندھا کر دے گی، انشاء اللہ۔

میاں اسید الحق! جب دعوت اسلامی میں دیواروں کا ذکر خود عطار مکار نے کیا تھا تو اپنے نئے آقائے نعمت سے یہ تو دریافت کر لیا ہوتا کہ حضور:-

۱۔ تحریک میں دیواریں کس نے اٹھائیں اسکے اسباب کیا ہیں؟

۲۔ تقریباً ۱۰ سال قبل پاکستان کے کئی صوبوں کے نگران (سید باپو شریف کراچی، محمد ابراہیم قادری انتظامی کا جینہ برائے پنجاب،

سرحد، آزاد کشمیر اور احسان الحق بٹ قادری وغیرہ) جو آپ کے پرانے اور نہایت معتبر، معتمد اور فرمانبردار مرید تھے، صرف تحریک ہی نہیں آپ کی بیعت توڑ کر آپ سے کیوں علیحدہ ہو گئے اور آج بھی یہ سلسلہ کیوں جاری ہے؟

۳۔ "توکل ناؤن ملتان سالانہ اجتماع کے بعد چند افراد کا قتل دعوت اسلامی پر ڈالا جا رہا تھا تو آپ باہر تشریف لے گئے۔" (پاکستانی خطوط) حیرت ہے کہ آپ مخالفین کا قتل بھی کرا دیتے ہیں جسکی وجہ سے آپ کو ملک چھوڑنا پڑتا ہے۔ یا اندرون تحریک دیواروں کا بھی سبب تو نہیں؟

۴۔ کیا اللہ والوں سے واسطہ ہو کر بھی کوئی ان سے جدا ہوا ہے، آپ ولی کامل ہیں تو پھر آپ کے مریدین بیعت توڑ کر کیوں بھاگ رہے ہیں؟

۵۔ فی۔ وی کو شیطان کہہ کر چوراہوں پر توڑنے والے اسکے دوست کیسے ہو گئے۔ جب فی۔ وی توڑنے پر نبی کریم ﷺ خوشی کا اظہار فرماتے تھے تو آج انہی کے مکانوں میں فی۔ وی کی موجودگی ناراضگی کا سبب بنتی ہوگی آپ کو اسکی پروہ کیوں نہیں۔

۶۔ حضرت منانی میاں صاحب نے بریلی شریف میں آپ کے منہ پر تھپڑ کیوں رسید کیا تھا آپ نے اس تھپڑ سے کوئی نصیحت کیوں نہ لی؟

۷۔ علماء و مشائخ کرام کی توہین ایک ولی کامل کے قلم سے کیوں ہوتی ہے؟

۸۔ "رد باطل" ایمان کا فرض اعظم ہے تو آپ کے طریقہ کار کی شق چار میں اسکی منافی کیوں؟ (ابلیس کا قصص، ص۔ م ص ۲۷) اور اپنی تبلیغ میں کیوں تبلیغی جماعت کی طرح صرف اعمال کی تبلیغ سے سروکار رکھتے ہیں اور فرقہ باطلہ اور ایمان کو درپیش خطرات ان سے بچنے کے طریقوں سے عوام کو آگاہ کیوں نہیں کیا جاتا؟

۹۔ اگر آپ حق پر ہیں اور مسلک اہل سنت کی تبلیغ و ترویج کیلئے کام کر رہے ہیں اور اگر عطاریوں کے دیکھے ہوئے تمام خواب سچ ہیں تو اسکا واضح مطلب تو یہی ہوا کہ ابتداء ہی سے دعوت اسلامی کو نبی کریم ﷺ کی خوشنودی حاصل ہے جیسا کہ آپ کی تحریریں اور آپ کے عطاری اعلان کرتے پھرتے ہیں، تو حضور یہ بات کچھ سمجھ میں نہیں آتی کہ جس تحریک کو نبی کریم ﷺ کی خوشنودی حاصل ہو، اسکے ماننے والے ہی اس سے منحرف ہو کر دیواریں کیوں کر کھڑی کر سکتے ہیں؟

۱۰۔ جب اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ نے سلام بھجوا کر آپ کی سلامتی کی ضمانت عطا فرمادی تو آپ ۴۰ ہتھیار بند محافظوں کے حفاظتی حصار میں کیوں رہتے ہیں حاضرین کی تلاشی اور انکو میٹل ڈیٹیکٹر سے کیوں گزارا جاتا ہے؟

۱۱۔ حضور! کیا دعوت اسلامی کی دیواریں یہ واضح نہیں کر رہی ہیں کہ نہ آپ حق پر ہیں اور نہ آپ کو اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کے سلام پہنچانے والے خوابوں میں کوئی سچائی ہے اور نہ آپ کی تحریک مسلک اہل سنت کے مطابق ہے۔

۱۲۔ کیا حضرت تاج الشریعہ اور حضرت امین ملت اور حضرت سبحانی میاں مدظلہ العالی نے اسی سبب تو اپنی اپنی تائیدات واپس نہیں لی ہیں کیوں کہ آپ کی تحریک مسلک اعلیٰ حضرت کا لبادہ اتار کر اپنے اصلی روپ میں فتنہ بن کر آگئی ہے؟

۱۳۔ ممتاز مفتیان کرام نے عطار یوں کو مساجد سے نکالنے کے فتاویٰ کیوں جاری کئے ہیں؟

حضور! جلد سمجھائیے، میرا دل بیٹھا جا رہا ہے کہ میں نے آپ کی پگڑی باندھ کر جن لوگوں کو آپ کے قریب لایا ہوں وہ مجھے ایمان فروش اور فریبی سمجھیں گے اور وہ میرا کیا حشر کریں گے کچھ نہیں کہا جاسکتا؟

شیطان کے اوشکار (ایجاد) اور فساد الحق کی ملاقات کے آخری لمحات وہ تحریر کرتے ہیں:-

ایک پل کو تری بزم میں ہم بیٹھ کے واعظ ☆ برسوں نہ رہے بزم خرابات کے قابل

بزم خرابات یعنی..... فسق و فجور کا اڈا۔ کیوں کہ فساد الحق بزم جام و مینا کے عادی نہیں اسلئے اس شعر سے یہی نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ وہ جن دینی محافل کے عادی ہیں وہ معاذ اللہ فسق و فجور کے اڈے ہیں۔ ثم معاذ اللہ یعنی فساد الحق نے یہاں یہ واضح کر دیا کہ وہ اپنے پیر مغال عطار مکار، شیطان کے دلدار سے یہ سبق لے کر لوٹے ہیں کہ وہ جس قدیمی علمی درس گاہ اور خانقاہ عالیہ قادریہ کے وارث و ولی عہد ہیں وہ درحقیقت عطار مکار، شیطان کے پیروکار کی بزم نور (بزم فتور) کے بالمقابل فسق و فجور کا اڈا ہے، معاذ اللہ۔ عطار مکار کا برسوں پرانا یہ اعلان بے بنیاد نہیں ہو سکتا، نہایت معنی خیز ہے کہ:- "حضرت ازہری میاں اور حضرت سبحانی میاں کی اگلی نسل دیکھنا، عطاری ہوگی" اس وقت عطار مکار کی نظروں میں بدایوں شریف کی جاگیر بھی ضرور رہی ہوگی، آج وہ فساد الحق کی حاضری اور اسکی مندرجہ بالا تحریر اور شعر پڑھ کر اپنی کامیابی پر بڑا نازاں ہوگا۔ خدا جانے عطار مکار نے فساد الحق کو کس طرح اور کتنا نوازہ کہ وہ اپنے نئے آقائے نعمت کی قدم بوسی کیلئے اندھے منہ گر پڑا۔ نبی کریم ﷺ نے اسی سبب اپنی امت کیلئے دولت پسند نہیں فرمائی کہ اگر دولت کے آنے و جانے کے راستوں پر شرع مطہرہ کا پہرہ نہ ہو تو آدمی فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

कलक कलक ता सौ गुनी मादकता अधिकाए

वह खाए बीराए जग वह पाए बीराए

یعنی دھتورے سے "سونے" کا نشہ سوگنا ہوتا ہے، زمانہ دھتورہ کھا کر پاگل ہوتا ہے اور "سونا" صرف پا کر ہی پاگل ہو جاتا ہے۔

الیاس عطار کا اعلان نبوت ایک اور قدم :-

فساد الحق جس شیطان کی قدم بوسی کر کے آئے ہیں اس نے حال ہی میں جملہ مجددین اسلام رضی اللہ عنہما کی کھلی توہین اور انکی جناب میں جس گستاخی کا ارتکاب کیا ہے اسکو اپنی عقل کی آنکھوں سے پڑھ لیں۔ ابوطیب محمد یونس ظہور عطاری نے اپنی کتاب "دعوت اسلامی کے پروپیگنڈے کا جائزہ" میں (ص ۸۶) اپنے پیر خرابات عطار مکار کا یہ قول نقل کیا ہے:- "مجھے دین کا کام کرنے دو کیا آپ مجھے مجدد بنا کر بٹھا دو گے؟" (یعنی مجدد دین کا کام نہیں کرتے بیٹھے رہتے ہیں صرف میں دین کا کام کر رہا ہوں، کرنے دو) اور "سرکار کے پیغام عطار کے نام" نامی کتاب (ہندی ص ۳۹) میں شیطان کے دلدار کے نام کے ساتھ ﷺ لکھتا ہے (فتوا سیٹ صفحہ ۳۱) کیا اسکو اعلان نبوت کی جانب پیش قدمی کہنا غلط ہوگا؟ زوالہائے مبارک کھولئے فساد الحق! کہ مذکورہ تباہ کن کردار کے مالک میں آپکو ایسی کون سی خوبی نظر آئی کے آپ اپنے حق شناس و حق پرست آبا و اجداد کے حق بین موقف سے دلبرداشتہ ہو کر عطار مکار شیطانیت کے

فکر کے تباہ کن جال میں از خود جا پھنسے۔

اسلاف کی تصانیف میں فاسد عقائد کی شمولیت

فسید الحق کی نسبت سے یہ بات بھی مشہور ہو چکی ہے کہ وہ اپنے اسلاف کی تصانیف میں فاسد صلح کل خیالات و عقائد شامل کر کے دوبارہ شائع کر رہے ہیں جن کی کپوزینگ کے لئے ایک مشہور اہل حدیث طیبہ کمپیوٹر کے سید طارق علی کو مستقل طور پر مدد سے عالیہ قادر یہ کا ایک کمرہ مختص کیا ہوا ہے۔ قارئین کو ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

آہ! فکارانِ فتنہ نے جہالت کا نام علم اور حرام و کفر کا نام سنت رکھ دیا (معاذ اللہ)

اس سانحہ کو آثارِ قیامت کی نشانیوں میں ہی شمار کیا جائیگا کہ وہ معزز علماء و پیرانِ عظام جو بخش اسلام کے دوائیے مہکتے پھول ہیں جنگی خوشبو نظامِ عالم کو مستحکم رکھتی ہے اور وہ ارباب فکر و دانش جو انسانوں کی بھیڑ میں ایسا رخ تاباں لئے ہوئے ہیں کہ انکی ادنیٰ توجہ ہی ملت کی زبوں حالی میں انقلاب برپا کر دیتی ہے لیکن اس پر فتنہ دور فکارانِ فتنہ میں ایسے حق شناس و حق پرست علماء و پیرانِ عظام کو عوام کے درمیان "جاہل گنوار اور اسلام کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ" مشہور کر رہے ہیں اور جاہل لوگ خود پیر و امیر بن کر اپنی شعبہ سے بازیوں سے مرجعِ خلائق اور شیعہ ہدایت، قندیلِ فروزاں، اللہ و رسول کے سچے عاشق اور اسلام کے سچے پیروکار بن کر اپنا گرویدہ بنا رہے ہیں۔ حق مغلوب ہوتا جا رہا ہے اور باطل اثر و مابن کر اپنی پھنکاروں سے حق پرستوں پر خوف طاری کر رہا ہے، خدا خیر کرے۔

کیا حضرت خواجہ فریب نواز کا لایا ہوا اسلام ایسا ہی اسلام تھا؟

برادرانِ اسلام! ذرا پہچانو کہ وہ کون سا اسلام تھا جو نبی کریم ﷺ نے ہم کو دیا تھا اور وہ کون سا اسلام تھا جو صحابہ کرام، خلفائے عظام نے جس کو عوام تک پہنچایا تھا اور وہ کون سا اسلام تھا جو پیرانِ پیر و پیرو شگیر حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیکر آگے بڑھے تھے اور وہ کون سا اسلام تھا جسے تاجدارِ ہندوستان حضرت خواجہ غفر ب نواز رحمۃ اللہ علیہ نے پھیلایا تھا اور جسکے آگے کافر سرنگوں ہو گئے تھے۔ کیا ان بزرگانِ دین کا لایا ہوا اسلام یہی اسلام تھا جس میں معاذ اللہ عورتوں کی بے پردگی، بچی سنوری لڑکیوں کی نعت خوانی، مردوں سے انکی خلط ملط، میوزک و رقص، تصویر کشی، صلح کلیت، فاسقوں کی تعظیم جیسے کارہائے حرام اور انگریزی لباس و تہذیب کی اشاعت کی جاتی تھی معاذ اللہ۔ بے علم نہ سہی صاحبِ علم لوگ تو علمائے اہل سنت کی کتب سے معلوم کر سکتے ہیں کہ بزرگانِ سلف کا اسلام کیا تھا اور وہ اسی اسلام کی پیروی کر سکتے ہیں جو بزرگانِ دین کا اشاعت کردہ ہے یعنی جو مذکورہ مفاسد سے پاک ہے۔ ذرا سوچئے! آخر آج کیوں کافر اسی اسلام کے خلاف برسرِ پیکار ہیں جس اسلام کے آگے وہ سرنگوں ہو گئے تھے؟ صرف اسلئے کہ وہ اسلام، اسلام تھا اسکا وقار، اسکا دبدبا تھا اور اس دور کے مسلمانوں میں اخلاقِ حسنہ بدرجہ اتم موجود تھے۔ کافر اسی سبب انکو عزت و احترام سے دیکھتے تھے۔ اس دور میں صلح کلیوں کا اسلام، اسلام نہیں اسلام پر بد نما داغ ہے اور مسلمان انکے چکر میں اپنا ایمان، اپنا کردار اور اپنا اخلاق سب کچھ کھوتے جا رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس دور کے کافر بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضر تو ہوتے ہیں لیکن مسلمانوں سے دشمنی بھی رکھتے ہیں۔ اے مسلمانو! بزرگانِ دین کے الئے ہوئے

اسلام کی جانب پلٹے بغیر آپ کی فلاح ممکن نہیں۔

شیطان کے پیروکار ☆ کا گرم ہے بازار

(علمائے اہل سنت ایک جامل کے نرغہ میں)

حسن جب خود ہی اپنی رعنائیاں عشق کی آغوش میں نہچا اور کرنے کیلئے بے قرار ہو تو عشق بے چارہ کیا کرے۔ اندھا کیا چاہے؟ دو آنکھیں۔ عطار مکار اپنے نئے مسلک "مسلک حقہ" کے پروگرام کو دولت کی رعنائیوں سے سجا کر خواہ اہل سنت و جماعت کے سامنے رکھنے کا گنہگار تو ضرور ہے لیکن اس سے زیادہ گناہگار وہ حضرات ہیں جو ایک طرف دعوت اسلامی کی لٹتی ہوئی دولت کی چکا چوندھ میں اندھے ہو گئے اور دوسری جانب انکو ذاتی حسد اور علاقائی رقابتوں کی جلن کو ٹھنڈک پہنچانے کیلئے دعوت اسلامی ایک عمدہ ذریعہ نظر آیا۔ بازار کھل تو جاتا ہے مگر گرم اسی وقت ہوتا ہے جب گراہک آتے۔ شیطان کے دلدار کا مال دیکھ کر اسکے بازار میں بھی گراہک آنا شروع ہوئے اور خرید و فروخت کا سلسلہ چل نکلا۔ آہ! ان نامور ذمہ داران مسلک کی خود غرضی نے انکو شکاری عطار مکار کے خوشنما جال میں دانستہ پھنسا دیا۔ کچھ حضرات دولت کیلئے بکے تو کچھ شہرت کیلئے اور کچھ حضرت، قبلہ، دامت برکاتہم جیسے الفاظوں میں اور دست بوسی میں اپنی عظمت سمجھ کر بک گئے۔ جو صاحب علم تھے انہوں نے اپنے قلم بیچ دئے۔ عطار مکار کا جال کس قدر خوشنما تھا اسکا اندازہ اسی بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جو صاحب علم تو نہ تھے لیکن صاحب حیثیت ضرور تھے انہوں نے بھی اپنے قلم کی نوک سے اپنا خون کر ڈالا اور اس خون کا عطیہ ابلیس کے دلدار عطار کی بوتل میں ڈال دیا۔ کوئی رشتہ کی نزاکت میں بکا تو کوئی "ہم کسی سے کم نہیں" کے زعم میں بک گیا۔ پھر کیا تھا صف اول کے حضرات کو بکنا دیکھ کر دیگر حضرات نے بھی بہتی گنگا میں ہاتھ دھونا شروع کر دئے اور دین و ملت کا درد، مسلک اعلیٰ حضرت کے اجڑنے کا احساس دم توڑ گیا اور اس مردے کو عطار کی گنگا کا پانی بہا لے گیا۔ حیرت تو یہ ہے کہ وہ شخص بک گیا جس نے دعوت اسلامی کو مسلک اعلیٰ حضرت سے ہی خارج کر دیا تھا۔ اس طرح سیدی اعلیٰ حضرت کی روح مقدسہ ذمہ داران مسلک کے ہاتھوں مسلک کے اجڑنے کا منظر دیکھ کر یقیناً اذیت سے تڑپ رہی ہوگی لیکن انکے نام پر دولت و شہرت کمانے والوں کے دل میں اپنے آقا کو پہنچ رہی اذیت کی فکر ہی کہاں رہی؟ لیکن کیوں کہ اعلیٰ حضرت کے بغیر وہ خود کو لاجار سمجھتے ہیں اس لئے ان ذمہ داران مسلک کے لبوں پر اعلیٰ حضرت کا نام صرف اسلئے آتا ہے کہ یہ نام انکے مردہ وجود کو زندہ رکھنے کیلئے ضروری ہے ورنہ وہ مسلک اعلیٰ حضرت پر اپنی بے وفائی اور غداری کی چادر کا کفن تو ڈال ہی چکے ہیں۔ مبارک پورو والوں کی طرح فسید الحق نے بھی شاید عطار مکار کے ہاتھ اسی لئے چومے ہیں کہ سالم میاں انڈ کمپنی کے دل بغض اعلیٰ حضرت سے لب ریز ہیں خود غرضی میں وہ اپنے اعلیٰ حضرت کے دشمن کو اپنا غم خوار، اپنا آقا سمجھ کر یہ بھی بھلا بیٹھے ہیں کہ انکی مدد سے اگر انکے مراکز پر عطار مکار کا مکمل تسلط ہو جاتا ہے تو اس کے بعد انکا نام نہاد آقا عطار مکار سب سے پہلے انکو ہی ٹھکانے لگائے گا۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح حضرت شیخو سلطان کے غداروں کو انگریزوں نے انعام کی دولت پر کھڑا کیا اور یہ کہہ کر قتل کر دیا "جب تم اپنے ایسے اچھے آقا کے وفادار نہ ہوئے تو ہمارے وفادار کیا ہو گے؟" کاش عطار مکار کے فریب کا شکار ذمہ داران مسلک اور سالم میاں انڈسٹریز اب بھی بیدار ہو جائیں اور سمجھ لیں کہ وہ دعوت اسلامی کی تائید و حمایت سے اپنے ہی

بیروں پر کلباڑی چلا رہے ہیں اور آپسی اور علاقائی رقابت پر خاک ڈال کر ایک پلیٹ فارم پر آجائیں تو تمام فتنہ خیز و خاشاک کی مانند اڑ جائیں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ حبیب اکرم ﷺ کے صدقے میں ذمہ داران مسلک کو بیدار فرمادے اور وہ اعلیٰ حضرت کی آستین کے ساتھ عطار مکار کے خیمہ سے نکل کر اپنے اعلیٰ حضرت کے خیمہ میں واپس آجائیں۔ آمین

دعوت اسلامی یا دعوت احتلامی

احتلام کی طرح دعوت اسلامی والوں کے دماغوں کی گندگی انکے فاسد اقوال و افعال کی شکل میں باہر آتی رہتی ہے ایسی صورت میں کیا اسے دعوت احتلامی کہنا غلط ہوگا؟ ویسے بھی عطار نو جوان مساجد میں جب ایک ایک ماہ کا احتکاف کرتے ہیں تو کیا احتلام نہ ہوتا ہوگا اور مساجد کی حرمت پا مال نہ ہوتی ہوگی۔

! تاجدار اہل سنت یا تاجدار صلح کلیت

ایک وہ زمانہ تھا کہ مناصب و القاب علماء و صوفیہ کرام کی بارگاہوں عطا کئے جاتے تھے یہ دور قرب قیامت کا دور ہے شہرت کے لالچی لوگ ایسے نام نہاد اور مصنوعی تاج اپنے سر پر یا تو خود رکھ لیتے ہیں یا معتقدین سے رکھوا لیتے ہیں جس طرح دعوت اسلامی کی پگڑی جاہل اور ہاشاکو بلند ترین مناصب و القاب سے سجادتی ہے۔ "آنکھ کے اندھے نام نہیں سکھ"۔ علامہ، مفتی، شیخ الحدیث وغیرہ کہہ دینا تو عام بات ہے، حضور غوث پاک کا سراپا کہہ دیا جاتا ہے معاذ اللہ۔ ہمارے سالم میاں کی تو شان ہی نرالی ہے، انکے ایک معتقد نے جب انکو نبی کریم ﷺ کا سراپا (معاذ اللہ) کہہ ڈالا تو وہ اپنی عظمت کے خوابوں میں کھو گئے۔ انکو تو یہ چاہئے تھا کہ شاعر کو پھکار لگاتے لیکن نہیں وہاں تو لبوں پر مسکراہٹ تھی استغفر اللہ۔ اسی طرح کسی نے ان پر مکھن لگانے کیلئے تاجدار اہل سنت کہہ دیا ہوگا بس پھر کیا تھا وہ تاجدار اہل سنت بن گئے۔ واقف کار صاحبان علم اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ شخص تاجدار اہل سنت ہرگز نہیں ہو سکتا۔

- (۱) جو غیر عالم ہو اور شرع مطہرہ کی توہین کرتا ہو۔
- (۲) جو نوٹو، ویڈیو گرافی اور ٹی وی جیسے کارہائے حرام کا مرکب ہو اور انکی ترغیب دیتا ہو۔
- (۳) جو فرقہ اہل حدیث کا ہمنوا ہو اور صلح کل کردار رکھتا ہو۔
- (۴) جو توہین رسالت ﷺ و توہین پیران پیر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ اور دیگر اولیاء کرام اور خانقاہی نظام کی بے حرمتی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہو۔

- (۵) اور سب سے بڑھ کر... جو حضرت سلطان العارفین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بے ادب و گستاخ ہو۔ وہ تاجدار صلح کلیت تو ہو سکتا ہے مگر تاجدار اہل سنت ہرگز نہیں ہو سکتا۔ عوام انکی شعبہ بازیوں سے مرعوب ہو کر ان سے منسلک نہ ہوں اور اپنی آخرت برباد نہ کریں اور جو بیعت ہیں وہ ان سے اپنی بیعت توڑ دیں اور حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کے مطابق (ابلیس کا رقص ص ۵۲) معروف اولیاء کرام کو اپنا پیر محترم تصور کر کے ان سے رہنمائی طلب کریں۔ وہاں صراط مستقیم پر لے جایا جاتا ہے معاذ اللہ گمراہ نہیں

کیا جاتا۔ جو انکے در سے وابستہ ہو جاتے ہیں ان کے نصیب میں دونوں جہاں کی نعمتیں و راحتیں آ جاتی ہیں اور شرع الہی میں ور جال سے محفوظ رہتے ہیں اور وہ بے خوف و خطر دین و دنیا کے پر خطر راستے طے کر لیتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ حبیب اکرم ﷺ کے صدقہ میں اپنے حبیب اکرم ﷺ کی بے سہارا امت کو دین و دنیا کے سہارے عطا فرمادے۔ آمین

آمین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی ☆ اللہ کے شیروں کو آتی نہیں رو باہی

اب ہم حضرت سالم میاں صاحب سے مؤدبانہ گزارش بھی کرتے ہیں

حضرت سلطان العارفین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جناب میں بے ادبی و گستاخی اور بے حرمتی کے سبب مجاہدانہ رخ اختیار کرنا پڑا۔ تیکھے تیوروں کے بعد انجمن آپ سے مؤدبانہ گزارش کرتی ہے کہ آپ غیر عالم ہی سہی اپنے آبا و اجداد کی علمی و خانقاہی جاگیر کے وارث ہیں انکے موقف کی حفاظت آپ کی ذمہ داری ہے، اپنے بیٹے کی ناقص و ضرر رساں علییت کے سامنے احساس کمتری میں مبتلا ہو کر اپنے موروثی موقف سے دستبردار نہ ہوں۔ آپ پہلے ہی شرع مطہرہ اور اپنے روحانی مرکز مار ہرہ شریف کے مجرم ٹھہرائے جا چکے ہیں۔ بیشتر صاحبان فتاویٰ دار فانی سے کوچ کر چکے ہیں۔ اب آپ اپنی "انا، ضد و زعم" ترک کر کے انکے صادر کردہ حکم شرع پر اپنا سر تسلیم خم کر دیں اور دیگر کارہائے حرام کے تعلق سے توبہ و تجدید ایمان وغیرہ کے بعد اپنے صاحب زادوں کے ہمراہ حضرت سلطان العارفین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ مقدسہ سہروردیہ میں مؤدبانہ حاضر ہو کر معافی کے طلبگار ہوں۔ پر خلوص معافی کی صورت میں اس دربار عالی سے قوی امید کی جاسکتی ہے کہ آپ کا سینہ منکرات سے پاک اور انوار الہی سے بھر دیا جائیگا۔ وہاں کچھ دیر نہیں لگتی صرف اشک ندامت پر خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں۔ یہ بھی ذہن نشین کر لیجئے کہ اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ سے لڑ کر کبھی کسی کامیابی کا شرف کو حاصل نہیں کیا جاسکتا اور اللہ والوں سے بغض سلب ایمان کا سبب بن جاتا ہے، دوستی ہو تو صرف اللہ کیلئے اور دشمنی ہو تو صرف اللہ کیلئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ حبیب اکرم ﷺ کے صدقہ میں آپ کو اور آپ کے اہل عیال کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

عوام اہل سنت سے التماس

چونکہ اولیاء کرام کے سلسلہ میں داخل ہونا ان کا معتقد و مرید ہونا دونوں جہان کی بھلائی اور برکت کا ذریعہ ہے اسلئے بیعت سے پہلے "پیر" میں چار مندرجہ ذیل باتیں ضرور دیکھ لیں۔

شرائط بیعت

- ۱۔ پیر محترم سنی صحیح العقیدہ ہو، ورنہ ایمان بھی ہاتھ سے جائیگا۔
- ۲۔ اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال لے نہیں تو حلال و حرام، جائز و ناجائز کا فرق نہ کر سکے گا۔
- ۳۔ فاسق معلن (کھلے طور پر گناہ کبیرہ کرنے والا) نہ ہو کہ فاسق کی توہین واجب ہے، اور پیر کی تعظیم ضروری۔
- ۴۔ اس کا سلسلہ بھی اکرم ﷺ تک متصل ہو ورنہ اوپر سے فیض نہ پہنچے گا۔

اے برادران اسلام! صرف کسی پیر کی شہرت سے متاثر ہو کر اسکے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دینا اپنے ایمان کو خطرہ میں ڈال دینا ہے کیونکہ اس دور پر فتن میں ناجائز و حرام میں ملوث نام نہاد پیر اپنی شہرت کے لئے "ابجیغیوں" کا استعمال ہیں (الاماشاء اللہ) اسلئے ضروری ہے کہ جس پیر سے مرید ہونے کا ارادہ رکھتے ہوں ان میں مذکورہ چار شرائط ضرور دیکھ لیں۔ جو لوگ پیر کی شناخت کی صلاحیت نہیں رکھتے وہ پیر ان پیر حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان (ابلیس کا قفس ص: ۵۲) کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جو لوگ حرام و کفر میں جہتا پیروں کے پھندے میں پھنس گئے ہوں ان سے بیعت توڑ کر تجدید بیعت کیلئے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے اس فرمان پر عمل کر کے اپنی مشکل آسان کر سکتے ہیں جو پیر خود اللہ کی راہ پر نہ ہو وہ آپکو کیونکر صحیح راستہ پر لے جاسکتا ہے؟ یہ بات بھی ذہن نشین کر لیجئے کہ کسی سے مرید ہونا اپنی جگہ ہے اور فرائض بالخصوص صحیح نماز، روزہ و زکوٰۃ وغیرہ کا پابند ہونا اپنی جگہ لازمی ہے۔

دعاء خیر

اے ہمارے رب کریم! تیری اور تیرے پیارے حبیب اکرم ﷺ اور اپنے عظیم رہنما سیدی اعلیٰ حضرت کی محبت و عقیدت کے دعویدار اور ملک اہل سنت کے ذمہ دار حضرات حوادث زمانہ کا شکار ہو کر "امر بالمعروف نہی عن المنکر" کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کی فکر سے آزاد ہو کر صلح کلیت اختیار کرتے جا رہے ہیں اور تیرے اور تیرے پیارے حبیب ﷺ کے دشمنوں کی قدم بوسی اور فتنوں کی تائید و اعانت اور فتنہ گروں کی سرپرستی کرنے لگے ہیں (الاماشاء اللہ) انکے حالات سلامتی ایمان کے لئے خطرہ بن چکے ہیں کیونکہ وہ اب حق والوں کے ساتھ نہ رہے اور انکے دلوں سے جذبہ دین و ملت رخصت ہو چکا ہے۔ اب ان سے تیرے دین کی خدمت اور عوام کی رہنمائی کی امید نہیں کی جاسکتی ہے۔ انکے بے حسی کے سبب عوام گمراہ ہو کر اسلام سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ اے ہمارے رب کریم! حبیب اکرم ﷺ کے صدقہ میں اپنے فضل و کرم سے اپنے دین کی سر بلندی کے لئے ایسے مخلص افراد متعین فرما جو جذبہ دین و ملت سے سرشار اور فتنوں کے خلاف جہادی انداز میں برسرے پیکار ہونے کا عزم رکھتے ہوں یہی حضرات دین و ملت کا پامال شدہ وقار و دبدبہ بحال کرا سکتے۔ آمین



جناب عبدالحمید عرف سالم میاں ولد مولوی عبدالقدیر صاحب نے مسئلہ شرعی کی اہانت و توہین کر ڈالی مسئلہ شریعت رسول پاک کی سنت کو سڑا ہوا اور غیر مقلدانہ کہہ دیا۔ اس پر ترین علمائے کرام اہل سنت کے قلم سے حکم شرعی کہ سالم میاں پر تو بہ تجدید ایمان، تجدید نکاح و تجدید بیعت لازم ہے کچھ عرصہ سے..... مفتی بدایوں بجنوری اور مولوی عبدالقدیر صاحب بدایونی کے درمیان اختلاف رہا اس بنا پر کچھ کشیدگی ہو گئی تھی چنانچہ مولانا خلیل العلماء صاحب اپنی مسجد جعفری گھنٹہ گھر میں اذان موافق سنت کراتے رہے اور اب تک کراتے ہیں یہاں تک کہ مولوی عبدالقدیر صاحب کا انتقال بھی ہو گیا اور انکے پس ماندہ حضرات میں بھی اس اختلاف و کشیدگی کو قائم رکھا ایسی صورت میں ماسٹر چاند محمد صوفی صاحب جو نے عبدالقدیر صاحب کے مرید ہیں اور حق پسند تبعیت

بھی رکھتے ہیں چاہا کہ اس اختلاف کو دور کر دیا جائے تو بہت اچھا ہوا اور آپس کے تعلقات خوش گوار ہو جائیں۔ چنانچہ اسکے ماتحت سالم
 میاں کو جو عبد القدیر صاحب کے جوادہ نشین ہیں ایک خط لکھا اس میں سالم میاں صاحب سے یہ خواہش ظاہر کی کہ اس اختلاف کو دور کر
 دینا چاہئے تاکہ آپس کے تعلقات بسلسلہ سنت خوش گوار ہو جائیں۔ اس خط کا مولانا خلیل احمد خاں صاحب بجنوری سے کوئی تعلق نہیں۔
 غرض جب اس مضمون کا خط انکے پاس پہنچا تو اسکے جواب میں یہ لکھا ۸۶ء ہو القدیر۔ برائے مخلص صادق الاعتقاد ماسٹر چاند محمد قادری
 -بارک اللہ لہم السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ الحمد للہ علی کل حال۔ بفضلہ خیریت ہے برائے خیر و عافیت
 محبان و مخلصان دعا گو۔ محبت نامہ مورخہ ۲۳ رمضان المبارک موصول ہوا۔ آنحجب نے اس میں تحریر کیا ہے کہ آج کل سنیٹ اور سنی ایک
 نہایت نازک اور سجدانہ دور سے گزر رہے ہیں۔ آپکا یہ خیال قابل تحسین ہے کہ اس دور پر فتن میں سنیوں کے آپس میں تنازعہ اور
 اختلاف ختم ہو جانا چاہئے۔ مگر کس طرح؟ کیا اسکی یہی صورت اور کچھ نہیں؟ تو سڑے ہوئے غیر مقلدانہ اذان ثانی ہی کو اکھیر کر سنیوں
 میں افتراق پیدا کرنے کی کوشش کیجائے۔ میرے نزدیک تو اس طرز عمل کو دیکھتے ہوئے موجودہ حالات میں تبدیلی کا بہت کم امکان
 ہے۔ والسلام۔ دعا گو فقیر سالم میاں ۲۳ رمضان المبارک۔ یکشنبہ۔ جب ان الفاظ پر علمائے کرام سے شریعت کا حکم پوچھا تو تجدید
 ایمان تجدید بیعت تجدید نکاح کا حکم فرمایا۔ ملاحظہ فرمائیے۔ ۸۶ء ۹۲ء کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ
 اذان ثانی جمعہ پر زید اور خالد میں کچھ کشیدگی ہے۔ خالد نے اذان ثانی باہر کہلوائی۔ اس پر زید اور خالد میں تنازعہ ہوا۔ زید اور اسکے کچھ
 معتقد یہ چاہتے تھے کہ اذان ثانی اندر ہی ہوا کرے۔ خالد کو یہ کہلویا بھی گیا، اذان خارج مسجد پڑھوانا بند کر دو۔ خالد نے بند نہ کی کشیدگی
 بڑھتی رہی۔ جب کچھ عرصہ گزر گیا تو حالات کو دیکھتے ہوئے جگر نے زید کو اس کشیدگی کو دور کرنے کیلئے خط لکھا کہ تمہارے اور خالد کے
 درمیان جو کشیدگی ہے اسکو دور کرو۔ زید نے اسکی تحریر کا یہ جواب لکھ کر بھیجا کہ خالد سے میں اپنا تنازعہ کس طرح دور کروں، کیا اسکی یہی
 صورت ہے اور کچھ نہیں تو سڑے ہوئے غیر مقلدانہ مسئلہ اذان ثانی ہی کو اکھیر کر سنیوں میں افتراق پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اب
 سوال یہ ہے کہ زید مسئلہ شرعیہ اذان ثانی بیرون مسجد کو سڑا ہوا غیر مقلدانہ مسئلہ بنا کر شرعاً کس حکم کا مستحق ہے؟ کیا زید پر توبہ صحیحہ و تجدید
 ایمان و تجدید نکاح و تجدید بیعت لازم آئی نہیں؟ بینوا توجروا (عزت اللہ خان) رضوی دارالافتاء بریلی شریف حضرت مفتی محمد
 شریف الحق صاحب امجدی دام ظلہم العالی کا جواب اور تصدیقات۔ الجواب: زید پر اس جملہ کے لکھنے کی بنا پر توبہ تجدید ایمان اور اگر
 بیوی دار ہے تو تجدید نکاح بھی اور تجدید بیعت بھی لازم ہے کہ اس نے ایک حکم شرعی کو سڑے ہوئے غیر مقلدانہ مسئلہ سے تعبیر کیا ہے۔
 واللہ تعالیٰ اعلم یرتکب کتبہ محمد شریف الحق امجدی خادم رضوی دارالافتاء بریلی شریف۔ ۳ ذیقعدہ ۸۳ھ تصدیقات صح
 الجواب۔ واللہ اعلم قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ۔ علماء کرام دارالعلوم منظر اسلام بی بی جی مسجد بہاری پور بریلی شریف۔ الجواب
 صحیح: واللہ تعالیٰ اعلم۔ محمد اعظم غفرلہ خادم دارالافتاء بریلی شریف۔ ۱۱ ذیقعدہ ۱۲۸۳ھ الجواب صحیح: تحسین رضا غفرلہ
 ۱۱ ذیقعدہ۔ الجواب صحیح: مبین الدین دلیل امروہی عفی عنہ ۱۱ ذیقعدہ۔ الجواب صحیح: فقیر نسیم اختر بھگلپوری۔ تحریر منبر
 پر حضور پر نور شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند زبیب آستانہ عالیہ رضویہ قدسیہ بریلی شریف۔ ۸۶ء۔ بیشک اس شخص پر توبہ لازم

ہے۔ بہر حال اس نے یہ لفظ کہے سنت کا رد کیا اور ابانت کے ساتھ رد کیا اگرچہ اس نے یہ رد یہ ابانت اسنے سنت جاکر نہ کہی ہو۔ جہالت سے اسے بدعت سمجھ کر یہ کہا ہو۔ غیر مقلدی بری چیز ہے نہ یہ کہ غیر مقلد حق بات ماننا ہو وہ بھی اسکے کہنے میں اہل سنت کا ہمنوا تو اسکی ہمنوائی سے دو حق حق نہ رہے باطل ٹھرے۔ اسکے کہنے سے سنت سنت نہ رہے بدعت ہو جائے اور سڑی ہوئی ہو جائے۔ جب تک وہ تو بہ نہ کرے اس سے ترک تعلق لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم فقیر مصطفیٰ رضا خان غفرلہ۔ الخ

المشتہر: اقبال بیک محلہ کانکر ٹولہ، پرانا شہر کوئٹہ، شریلی شریف۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بیک بیج کا باقی

دشمن کو غلبہ حاصل ہونے میں ان صاحب حیثیت حضرات کو ہمیشہ یاد رکھا جائیگا۔ جنہوں نے تائید و تنقید کا مجاز نہ رکھنے کے باوجود دعوت اسلامی کی حمایت میں اپنے قلم اپنے رسوخ استعمال کئے اور سب سے زیادہ وہ ممتاز ذمہ داران مسلک ذمہ دار ہوں گے۔ جنہوں نے خود غرضی اور آپسی اور علاقائی رقابت کے تحت اپنے اعلیٰ حضرت کی محبت و عقیدت کا سودا کر لیا اور اپنے مناصب و قلم بیچ ڈالے۔ اگر حق مغلوب ہوا اور انجمنیر صاحب میدان جہاد میں کمزور پڑے، جسکا امکان بہت کم ہے، تو اسکے لئے سب سے زیادہ عطار مکار، ماہر شکار کی پھکی ہوئی ہڈیوں کو چھوڑنے والے ذمہ دار ہوں گے۔ انجمنیر صاحب اگر مغلوب ہوں گے تو مسلک اعلیٰ حضرت کی مفتی نمائندگی کی نفس پرستی و خود غرضی اور حصول دولت و شہرت کے جنون کے سبب مغلوب ہوں گے۔ پھر بھی اگر انجمنیر صاحب کو میدان میں تنہا چھوڑ دیا جائے، وہ ہاریں گے نہیں۔ وہ حق کی سر بلندی کے لئے جد جہد کرتے رہیں گے۔ حبیب اکرم علیہ السلام کا فرمانے عالی شان ہے "حق بات کہو چاہے تمہارا ہوا" یہی وجہ ہے کہ انکی فتح کے امکان روشن ہو چکے ہیں۔ "دعوت اسلامی کے پروپیگنڈے کا جائزہ" نامی کتاب جس کو "ابلیس کا رقص" کا رد مشہور کیا جا رہا ہے دراصل حق کی سر بلندی اور انجمنیر صاحب کی فتح و کامیابی کی ابتدا کا واضح ثبوت ہے۔

"دعوت اسلامی کے پروپیگنڈے کا جائزہ" نامی کتاب کا مختصر تجزیہ

فرقہ باطلہ کی ہمیشہ یہ پالیسی رہی ہے کہ "سب کی سنوا اپنی کرو بحث و مباحثہ میں نہ پڑو ورنہ اپنا کام رک جائیگا"۔ تبلیغی جماعت اسی اصول پر گامزن ہے کہ "ہم اختلافی مسائل نہیں چھیڑتے" لیکن مسلک اعلیٰ حضرت میں اختلافی مسائل چھیڑنا یعنی رد باطل ایمان کا فرض اعظم ہے پھر بھی ہمارے عطار صاحب رد باطل یعنی فرض اعظم کے قطعاً مخالف ہیں اور تحریک کے طریقہ کار کی شق ۴ میں فرماتے ہیں "بیان میں باطل فرقوں کا رد ہونا مذکورہ، صرف ضرورتاً ثابت انداز میں اپنے مسلک حق کا اظہار ہو۔" رد باطل سے انحراف کے سبب ان پروہابیت دوست ہونے کا الزام ہے۔

عطار مکار کو اپنی مذکورہ پالیسی کی تحت "ابلیس کا رقص" کی اشاعت پر خاموش رہنا چاہئے تھا جس طرح مرکزی دارالافتا کے

۱۷ اثولات پر وہ ۱۵ سال سے خاموش تھا تو اس کتاب کا "رد" کرنے کے لئے کیوں مجبور ہوا؟ دراصل حق کی وضاحت اور دعوت اسلامی کے مفاسد کو بیان کرنے والی اس نادر کتاب کو پڑھ کر جب عطار یوں نے اپنا ایمان بچا کر بھاگنا شروع کیا تو عطار مکار کے ہوش اڑ گئے اور عطار یوں کو روکنے کے لئے نام نہاد "رد" چھپوانا پڑا۔ اس کا اعتراف خود اسکے مصنف نے صفحہ ۳۲ پر واضح طور پر کیا ہے کہ "اس کتاب میں جو کچھ معروضات ہیں وہ اپنوں کیلئے ہیں"۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ عطار یوں کو یہ کتاب مفت تقسیم کی جا رہی ہے عام مکتبوں پر دستیاب نہیں ہے۔ آخر کیوں؟

"ابلیس کا رقص" کی فتح یابی اور عطار کی شکست کی دلیل

مذکورہ کتاب مسلک اعلیٰ حضرت کے مخلص و وفادار ممتاز مفتیان کرام کے فتاویٰ و احکام پر مبنی ہے جو اس کتاب میں شامل ہیں۔ انجمن یا کوئی غیر عالم فتویٰ دینے کا مجاز نہیں رکھتا اور نہ ایسا کیا گیا ہے۔ نام نہاد رد کے مصنف یا اس پر تقریفات لکھنے والے لوگ یا کسی اور شخص نے بھی ایسی کوئی مثال نہیں دی ہے اور نہ ان فتویٰ و احکام پر کوئی تبصرہ کیا گیا ہے صرف انجمنیر صاحب کو نشانہ بناتے ہو ان پر ۱۵ فتاویٰ کفر لگا کر عطار یوں کو یہ تاثر دیا گیا ہے کہ انجمنیر دیوبندی ہیں، جماعت اسلامی کے ممبر رہ چکے ہیں اور وہ عیسائی یہودی اور کافر ہیں۔ انکی کتاب "فتنہ" ہے۔ وہ مسلک اعلیٰ حضرت کے ممتاز مفتیان کرام جس میں حضرت تاج الشریعہ مدظلہ العالی بھی شامل ہیں ان کے فتاویٰ و احکام پر کوئی تبصرہ کرنے سے عاجز رہے لیکن شکست سے براہم لوگوں نے اسکو "فتنہ" کہہ ڈالا۔ کیا احکام شریعہ کو فتنہ کہنا کفر نہیں اور غلط فتاویٰ کفر انکے جاری کرنے والوں پر نہیں پڑتے؟ ایسی صورت میں یہ نام نہاد "رد" انجمنیر صاحب کی کتاب کا "رد" کیوں کر ہو سکتا ہے یہ تو انجمنیر صاحب کا رد ہے جو بے معنی و بے ضرورت ہے۔ یہ بات جن عطار یوں نے سمجھ لی وہ اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر میں دعوت اسلامی بھی چھوڑ رہے ہیں اور اپنے پیرو خرابات سے بیعت بھی توڑ رہے ہیں اور یہ سلسلہ تیزی کے ساتھ جاری ہے اور انشاء اللہ جاری رہیگا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ حبیب اکرم ﷺ کے صدقہ میں اپنے پیارے حبیب ﷺ کے بے علم و بے شعور مگر جذبہ مسلک اعلیٰ حضرت سے سرشار امتیوں کے ایمان کی حفاظت فرما۔ تمام مسلمانوں کو ایمان کامل کے ساتھ خاتمہ بالا ایمان کی دولت سے نواز دے اور سیدی اعلیٰ حضرت نے ایک عطاری کے خواب میں عطار کو جو تنبیہ کی ہے اس پر عمل کرنے اور تمام مفاسد ترک کر کے شرع مطہرہ کے مطابق اپنی اور تحریک کی سمت درست کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

"ابلیس کا رقص" کا رد اسی صورت میں ممکن تھا جب مفتیان اہل سنت کے فتاویٰ کو غلط ثابت کیا جاتا

مفتیان کرام بالخصوص حضرت تاج الشریعہ مدظلہ العالی کے فتاویٰ و احکام پر خاموشی اختیار کرنا اور ان پر کوئی تبصرہ نہ کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ عطار مکار ان تمام فتاویٰ و احکام کو درست مانتا ہے اور یہ اچھی طرح جانتا ہے کہ ان فتاویٰ کو غلط ثابت کرنا ممکن نہیں اگر "ابلیس کا رقص" کا رد کرنا ہی مقصود تھا تو ان فتاویٰ کو غلط ثابت کیا جاتا جن پر یہ کتاب مبنی ہے۔ عطار مکار کی خاموشی ابلیس کا رقص کی حقانیت تسلیم کرنے کی دلیل اور انجمن کے جہاد اکبر کی کامیابی کا واضح ثبوت ہے کہ حق کبھی شکست نہیں کھا سکتا۔ "الحق

سلسلہ دراز ہوتا جا رہا ہے۔ علماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ لمحہ بالمحہ آستین اعلیٰ حضرت کے سانپ کی حرکات و سکنات پر نظر رکھیں کہ وہ کس کس انداز میں شیطانیٹ پھیلا رہا ہے اور عوام کو سیدی اعلیٰ حضرت سے بدظن کر رہا ہے اور اسکا ردِ بلیغ و شدید فرمائیں، صرف فتاویٰ کے ذریعہ اسکو روکنا ممکن نہیں۔

انجمن تحفظ ایمان

ایک عطاری کا عبرت ناک خواب

(مارآستین اعلیٰ حضرت، اعلیٰ حضرت کے قدموں میں)

ایک عطاری مبلغ نے نام نہ بتانے کی شرط پر حلفیہ بیان دیا ہے کہ "میں اس بات سے پریشان تھا کہ جب دعوت اسلامی مسلک اعلیٰ حضرت کی تحریک ہے اور مدنی چینل مسلک اعلیٰ حضرت کی دھوم مچا رہا ہے تو مرکز اعلیٰ حضرت سے تعلق رکھنے والے علمائے اہل سنت اسکے مخالف کیوں ہیں؟ میں اسی فکر میں تھا کہ نیند کا غلبہ ہوا اور میں نے اعلیٰ حضرت کو اپنے سامنے پایا اور پھر جو منظر ان آنکھوں نے دیکھا وہ میرے ہوش اڑا دینے کے لئے کافی تھا۔ میں نے دیکھا کہ ہمارے محترم اور مکرم پیرو مرشد امیر اہل سنت اعلیٰ حضرت کے قدموں کو پکڑ کر گڑ گڑا رہے ہیں اور رو رو کر اپنی غلطیوں کی معافی مانگ رہے ہیں لیکن اعلیٰ حضرت نہایت غصہ سے فرما رہے ہیں کہ تو نے منانی کے تھپڑ سے نصیحت نہیں لی، جادو فح ہو جا اور توبہ کر اور توبہ کے بعد تجدید ایمان، تجدید نکاح اور تجدید بیعت کر اور خلاف شرع تمام باتیں دعوت اسلامی کے منشور میں درست کر اور سختی کے ساتھ ان پر خود عمل کر اور اپنے تمام مریدین وغیرہ کو ہدایات پر عمل کرنے کی تاکید کر۔ صرف اسی صورت میں تجھے معاف کیا جاسکتا ہے ورنہ تو نے خود کیلئے اور اپنے مریدین وغیرہ کیلئے جہنم کا راستہ صاف کر ہی دیا ہے"

عطاری مبلغ کا کہنا ہے کہ میری آنکھ کھل گئی توبہ اور تجدید ایمان کیا اسکے بعد جو سب سے پہلا کام میں نے کیا وہ مدنی چینل دیکھنے سے توبہ کرنے کا کیا اور پھر دل مضبوط کر کے ٹی۔ وی اپنے گھر سے نکال دیا۔ اللہ تعالیٰ مدنی تاجدار علیہ السلام اور پیرو مرشد حضرت امیر اہل سنت کے صدقہ میں تمام عطاری بھائیوں کو ان ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں اپنے پیرو مرشد حضرت امیر اہل سنت کے احکام کا انتظار کر رہا ہوں وہ ولی کامل ہیں مجھے یقین ہے کہ اعلیٰ حضرت کی ہدایات ان تک ضرور پہنچ گئی ہوں گی۔

کیا ایک عطاری کا یہ خواب تمام عطاریوں کی آنکھیں کھولنے کیلئے کافی نہیں ہوگا کہ وہ دعوت اسلامی اور مدنی چینل سے نجات حاصل کریں اور اپنے امیر اہل سنت کا خیمہ چھوڑ کر سیدی اعلیٰ حضرت کے خیمہ میں واپس آجائیں اور اس طرح وہ اپنی آخرت خراب ہونے سے بچالیں۔

نوٹ: عطاری کا جب مدلی شریف حاضر ہوا تھا تو حضرت منانی میاں صاحب قبلہ نے ایک زوردار تماچہ اس کے منہ پر رسید کیا تھا لیکن وہ پھر بھی اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا۔ سیدی اعلیٰ حضرت نے عطاری کو اسی تماچہ کی یاد دلائی ہے۔

کیا انجینیر صاحب ہاری ہونی جنگ لڑ رہے ہیں ؟

"ابلیس کا رقص" کی کامیابی سے گھبرا کر اپنی شکست پر پردہ ڈالنے کے لئے عطار یوں نے یہ پروپیگنڈا شروع کیا ہے کہ انجینیر صاحب جنگ ہار چکے ہیں اور وہ ہاری ہوئی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اولاً تو یہ تاثر دینا ہی غلط ہے کہ فتنہ دعوت اسلامی کے خلاف جنگ انجینیر صاحب کی جنگ ہے۔ بھلا کوئی غیر عالم مذہبی جنگ کس طرح لڑ سکتا ہے کہ نہ وہ اسکا اختیار رکھتا ہے اور نہ اسکی اہلیت اس میں ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ جنگ علماء اہل سنت کی جنگ ہے جسکی ابتدا ۱۹۹۲ء میں حضرت تاج الشریعہ مدظلہ العالی نے کی تھی اسکے بعد دیگر ممتاز مفتیان اہل سنت حضرت کے موقف کی تائید میں آگئے اور اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے محترم و مکرم علماء کرام کی جنگ انجینیر صاحب ہی لڑ رہے ہیں لیکن کیا کوئی جنگ بلا رسد بھی لڑی جاسکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ ممتاز مفتیان کرام جو سیدی اعلیٰ حضرت اور مسلک اعلیٰ حضرت کے وفادار ہیں انجینیر صاحب کو حق و باطل کی اس جنگ کیلئے اپنے فتاویٰ و احکام اور رہنمائی کی رسد متواتر فراہم کر رہے ہیں اور انکی رہنمائی میں انجمن متواتر کامیابیوں کی منزلیں طے کرتی چلی آرہی ہے۔ اسلئے

اے عقل کے اندھوں! انجینیر صاحب یہ جنگ ہار ہی نہیں سکتے

کیا حق بھی کبھی ہار اے اور باطل فتح یاب ہو کر ہر خرد ہوا ہے؟ نہیں کبھی نہیں اور نہ کبھی ایسا ہو سکتا ہے کیوں کہ "جاء الحق و زهق الباطل" کے تحت جب حق بلند ہوتا ہے باطل سٹ جاتا ہے۔ "ابلیس کا رقص" حق لے کر آیا، باطل عطار سمٹنے لگا ہاں کبھی کبھی ایسا ضرور ہوتا ہے کہ اپنی غلطیوں کے سبب حق عارضی طور پر مغلوب ضرور ہو جاتا ہے۔ اگر علماء اہل سنت اور فتنہ دعوت اسلامی کی اس جنگ میں حق مغلوب ہوتا ہے تو اس میں باطل عطار مکار شیطان کے دلدار کا کوئی کمال نہ ہوگا۔ ممتاز مفتیان کرام کی بے حسی اور انکی خاموشی اسکے لئے ذمہ دار ہوگی۔ دعوت اسلامی کی اعانت اور اس میں شمولیت کو ناجائز قرار دے کر خاموشی اختیار کر لینا، مرکزی دارالافتاء کا منفی کردار اور انجینیر صاحب کے جہاد اکبر میں رکاوٹیں کھڑی کرتے رہنا مسلک اعلیٰ حضرت کی مغلوبیت کے اسباب قرار دئے جائیں گے۔ وہ علماء کرام اپنی ذمہ داریوں سے سبک دوش نہ ہو سکیں گے جو مرکز کی خاموشی کا بہانہ بنا کر خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ کیا مرکز نے دعوت اسلامی وغیرہ کے مفاحیہ بیان کرنے پر پابندی لگا دی ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس کے تو واضح احکام موجود ہیں۔ اگر ان علماء کرام میں اپنے اعلیٰ حضرت کی محبت اور مسلک اعلیٰ حضرت کا درد اور فتنوں کی سرکوبی کا جذبہ ہوتا اور مرکز کی خاموشی انکو بے چین کر رہی ہوتی تو وہ مرکز سے مشورہ کرتے اور اجازت کے کرا اپنی مہم چھیڑ سکتے تھے۔ کیا انہوں نے کبھی ایسی کوشش کی؟ کیا مرکز نے یہ پابندی بھی لگا رکھی ہے کہ صرف مساجد میں ہی کم سے کم یہ کہہ دیا جائے کہ "یہ تحریک مسلک اعلیٰ حضرت سے مخالف ہے اس سے بچو" اس طرح کیا وہ اپنی بے حسی کا جواب دے سکیں گے۔

جو صبر و قناعت تجھے مفلوج بنادے ☆ اس صبر و قناعت کی تو منزل سے نکل جا